Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

اللہ

محمد رسول اللہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۱۲ ۵ - دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء ۲۴ - رجب المرجب سنہ ۱۳۵۰ھ جلد ۳۰

ایڈیٹر
محمد ظہور الدین
اکمل

فہرست مضامین

موجودہ زمانے میں مذہب کی ضرورت ۴۳۷ - ۴۴۰
روحانی ترقی کے مدارج ۴۴۱ - ۴۴۳
احمدی کیا عقائد رکھتے ہیں؟ ۴۴۴ - ۴۴۸
تعلق باللہ و تزکیۂ نفس ۴۴۹ - ۴۵۲
شریعت کاملہ کے بارہ ۱۲ شرائط ۴۵۳ - ۴۵۶
اسلام اور خیرات ۴۵۷ - ۴۶۰
طلاق - عورت
حکومت
رعایا کے فرائض ۴۶۱ - ۴۶۸
اپیل
مختلف نوٹ ۴۶۹ - ۴۷۶

چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

صدقہ طلباء
اور غیر احمدیوں سے

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسویں ۳۰ جلد کا اختتام

جلسہ پر آنے والے احباب سے ضروری درخواست

خدا تعالیٰ کے بے انتہاء کرم سے ہم یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ریویو آف ریلیجنز کی تیسویں جلد اس نمبر کے ساتھ ختم ہوئی۔ اس سال بہتر سے بہتر مضامین مہیّا کر کے شائع کئے گئے۔ آپ تمام سال کے فائل پر ایک سرسری نگاہ ڈال کر دیکھیں نہایت قیمتی مفید علمی ذخیرہ ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ باوجود مالی دِقّت کے ہر رسالہ ٹھیک وقت پر مقررہ حجم کے ساتھ شائع ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ انگریزی ریویو اب قادیان سے شائع ہونے لگا ہے اسلئے اسکے ضروری مضامین کا ترجمہ بھی دیا جاتا رہا ہے۔ یہاں تک تو ہمارے بس کی بات تھی۔ اب اس سے آگے آپ کا کام ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت بڑھا کر حضرت مسیح موعودؑ کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کریں تا یہ باد خزاں کے جھونکوں سے محفوظ رہ کر ہر موسم میں وہ پھل دے جو سعید الفطرت روحوں کی غذا ہیں۔ جلسہ پر جو اصحاب آ رہے ہیں وہ اپنا اپنا بقایا اور سال آئندہ کا چندہ پیشگی لیتے آئیں اور ایک ایک نیا خریدار بھی دیں۔

(مینجر ریویو)

تبلیغی ٹریکٹ

چند کارآمد حوالے نمبر ۱ و ۲	۱ر
بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض	۰ر
اسلام کی اندرونی تصویر	۰ر
آریہ سماج اور گاندھی جی	۰ر
رسالہ تائید اسلام کے اعتراضات کا جواب	۱۰ر
کفارہ	۱ر
بطلان مسئلہ قدامت روح و مادہ	۱ر
اسلامی قادر مطلق خدا اور آرین سروشکتیمان	۴ر
مسیح موعودؑ و اُمت محمدیہ	۱ر
شیعہ سوراج اور اس کے واقعات	۱ر
ذبیحہ گائے	۱ر
ابطال الباطل (ردّ شیعہ)	۲ر
اسلامی گولہ	۱ر

تبلیغی رسالے

براہین العقائد	۸ر
معارف القرآن	۸ر
تصوّف	۶ر
مقصد مذہب	۳ر
مباحثہ سرگودہ	۶ر
الاستخلاف	۴ر
مباحثہ ختم نبوّت	۶ر
مجمع البحرین	۳ر
کمالات احمدیّہ	۶ر
التشریح الصحیح	۶ر

دفتر ریویو اردو قادیان سے منگوایئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موجودہ زمانے میں مذہب کی ضرورت

انسانی زندگی کا مقصدِ اعلیٰ یہ ہے۔ کہ اُس ابدی اور ازلی ذات سے ایک سچّا اور پکّا تعلق قائم ہو جائے۔ اور انسان صفاتِ باری تعالیٰ کو اپنے اندر جذب کرلے۔ اور سفلی اور دنیاوی زندگی بسر کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف دھیان کرے۔

اس موقع پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلق اس زمانے میں جبکہ انسان خدا تعالیٰ سے اسقدر بُعد اختیار کر چکا ہے۔ کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ اور انسان کے لئے یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ اپنی عقل کی مدد سے اس عظیم الشان ہستی کی حقیقت کو سمجھ لے جبکہ اس کے لئے ایک شہر کا ہی پورا پورا علم مشکل ہے۔ اس کے قابلِ دید مقامات اس کی تفریح گاہیں اس کے بازار اور اس کے بعض دوسرے اہم مقام کسی راہنما کی مدد کے بغیر معلوم نہیں کر سکتا۔ پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ کسی سچے راہنما کی مدد کے بغیر اس وراء الوراء غیب الغیب ہستی باری تعالیٰ کو معلوم کر سکے۔ جسے معلوم کرنا نہایت باریک روحانی طاقتوں کو چاہتا ہے۔ ہم نے یہ مانا کہ انسانی روح اپنے خالق اور مالک سے تعلّق پیدا کرنے کے لئے مضطر اور بیقرار ہے۔ اور چاہتی ہے کہ اپنی عاجزی اور بے بضاعتی کا اظہار کرے مگر اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنی طبعی کمزوری کی وجہ سے ان راہوں کو معلوم نہیں کر سکتی جو اسے اس مخفی خزانے تک پہنچا دیں جو انسانیت کا حقیقی مقصد ہے۔ انسانی روح بے چین ہو کر چیختی اور چلاتی ہے۔ اور گڑگڑاتی ہوئی خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتی ہے کہ "اے میرے مالک میری مدد کر" مگر پھر بھی وہ بغیر دوسرے کی مدد کے خدا تعالیٰ سے ملنے کی راہوں کو نہیں پا سکتی۔ مگر اس سے یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ ایسی صورتِ حالات کا کوئی علاج نہیں جب درد موجود ہے۔ تو ضروری ہے کہ اس کا علاج بھی موجود ہو۔ خدا جو بہت ہی رحیم اور کریم ہے۔ اس موقع پر خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور روح کی اس بے صبری اور بیقراری کو برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ انسان کی اس طبعی کمزوری اور بے مائیگی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے۔ خدائی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی شکل میں اپنا جلوہ دکھلایا۔ اور اس نے اس بیقرار اور مضطرب روح سے کہا۔ کہ "اگر تو مجھ تک پہنچنا اور مجھ سے تعلق اور گفتگو کرنا چاہتی ہے تو آ اور اُن راہوں پر چل جو ہم نے دکھائیں پھر تو یقیناً ہم تک پہنچ جائیگی"۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ "کہ وہ لوگ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں تو ہم انہیں اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں"۔ پیاسی مخلوق کے لئے یہی اسلام کا پیغام ہے +

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام کے نزدیک مذہب اور مذہبی قوانین انسان کیلئے ہر لمحہ ضروری ہیں کیونکہ مذہب ہی انسانی زندگی کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ مذہب ہی وہ چیز ہے جو ہمارا راہنما بن سکتا ہے۔ اگر یہ روحانی قوانین ہمارا مقصد نہ ہوں۔ تو ہم خدا تک نہیں پہنچ سکتے۔ انسان کی ناقص عقل قدم قدم پر پھسل سکتی ہے اور اس ورا ءالورا ہستی کی حقیقت کو نہیں پا سکتی اسکو پانے کی راہیں ایسی باریک ہیں کہ اگر وہ خود ہی راہنمائی نہ فرمائے تو یہ تلاش کبھی ختم ہی نہ ہوگی۔ خداوند کریم نے انسان کو مذہب عطا کر کے انسانیت پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ اور اس طرح ہمارے کام کو بہت کم کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ "یہی مجھے پانے کا راستہ ہے میرے قریب آجاؤ"۔ یہ راستہ مذہب ہے۔ وہ مذہب جو انسانیت کے مقاصد کے لئے ضروری ہے +

مذہب اور عقل ۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مذہب کا زمانہ یعنی وہ مذہبی قوانین جو انبیاء کے ذریعے انسان کے لئے نازل کیئے گئے اُن کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اور موجودہ زمانہ روحانی آزادی کا زمانہ ہے۔ یعنی آزاد تحقیقات آزاد تلاش کا زمانہ۔ خواہ یہ تحقیقات انفرادی ہو یا قومی۔ اور اس تلاش میں انسانی عقل کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ اور مذہب کو راہنما بنانا سوائے ناکامی کے اور نامرادی کے اور کسی بات پر منتج نہ ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس امر پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیں +

یہ بیان ایک زبردست مغالطہ پیدا کرنے والا ہے۔ اور اس بیان کا یہ مطلب ہے۔ کہ مذہب اور عقل دو متضاد چیزیں ہیں۔ جن میں اتحاد ممکن نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ رائے ان مذاہب کے معاملے میں صادق آتی ہو۔ جن کی تعلیم باطنی اور ظاہری لحاظ سے بگڑ چکی ہے۔ اس لئے وہ اپنے پیروؤں سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی بات بغیر کسی دلیل اور حجت کے مان لی جائے۔ یقیناً اسلام کے متعلق یہ بات درست تسلیم نہیں کیجا سکتی۔ کیونکہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو قدم قدم پر انسانی عقل سے اپیل کرتا ہے۔ اور اپنے پیروؤں سے ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ کہ وہ قدرت کے حیرت انگیز اصولوں پر غور کریں۔ اور ان کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم حاصل کریں۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے۔ قرآن کریم کہتا ہے " کہ مومن[۱] وہ ہے جو اُٹھتے ہوئے بیٹھتے ہوئے اور لیٹے ہوئے آسمان اور زمین کے خلق پر غور کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے میرے مولا تُونے ان چیزوں کو رائیگاں پیدا نہیں کیا " اور یہ غور صرف قدرت کی چیزوں پر ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب صنعتوں اور خود خدا تعالیٰ پر ہے۔ اور ذاتِ باری تعالیٰ کا علم حاصل کرنا اور اپنے علم کو ترقی دینا ہے۔ اس لئے ایک نہایت ہی گہرے غور کی ضرورت ہے۔ اور ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی حقیقت اور اس پیدا کنندہ کی صفات پر غور کرنے کے لئے کسقدر گہری غوطہ زنی کی ضرورت ہے۔ جو تمام نگاہوں سے پوشیدہ اور جو تمام زندگی اور روشنی کا منبع ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مومن کو روحانی قویٰ کی تکمیل کے لئے غور و فکر کی کسقدر ضرورت ہے ؛

اس طرح قرآن کریم میں سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں۔ جن میں مسلمانوں پر ان کی روحانی طاقتوں کی تکمیل کے لئے اُن کی قوائے عقلیہ و روحانیہ کو استعمال کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ خواہ یہ کوششیں انفرادی ہوں یا اجتماعی۔ خواہ اس دنیا سے تعلّق رکھتی ہوں خواہ دوسری زندگی سے۔ اور اُن افراد اور اقوام کی مذمّت کی گئی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کو پوری طرح استعمال نہیں کرتے۔ اور اس طرح روحانی اور دماغی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ " دوزخ میں رہنے والے اپنے عذاب میں چیخیں اور چلّائینگے اور کہینگے کہ " کاش ہم[۲] سُنتے اور اپنی عقلوں کو استعمال کرتے تو ہم دوزخ کے ساتھی نہ بنتے " ایک دوسری جگہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ " تم انہیں[۳] فوج در فوج سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں یہ اس لئے ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے " پھر قرآن کریم فرماتا ہے " بہت سے جن اور انسان ہمارے تیّار کیئے ہوئے دوزخ کے لائق ہیں۔ ایسا کیوں ہُوا؟ اس لئے کہ ان کے دل تھے مگر انہوں نے محسوس نہیں کیا۔ اگرچہ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں مگر وہ سُنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بد تر۔ یہ ہی لوگ بے خبر ہیں[۴] " ؛

---

[۱] الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً ؛

[۲] لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر ؛

[۳] تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتّٰی ذٰلک بانھم قوم لا یعقلون ؛

[۴] ولقد ذرأنا لجھنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اٰذان لا یسمعون بھا اولٰئک کالانعام بل ھم اضل اولٰئک ھم الغٰفلون ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق عقل اور مذہب ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں کہ ترقی کی خاطر ایک فرد یا قوم کو مذہب کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے کیونکہ مذہب کہیں یہ تعلیم نہیں دیتا کہ تم اپنے قوائے عقلیہ کو استعمال نہ کرو بلکہ اسکے بالمقابل قرآن میں بار بار آیا ہے۔ "کیا تم نہیں سمجھتے" اس لئے یہ کہنا کہ مذہب کا زمانہ ختم ہو چکا ہے سخت غلطی ہے۔ اس کے بالمقابل ایک انسان مذہب کی پیروی کر کے ایک پتھر سے دو پرندوں کا شکار کر سکتا ہے وہ نہ صرف اپنے خالق سے تعلق پیدا کر سکتا ہے بلکہ دنیاوی ترقی بھی حاصل کر سکتا ہے اس بات کی صداقت اسلامی تاریخ سے ثابت ہو سکتی ہے۔ آؤ ہم اُن کی روحانی اور جسمانی ترقیات پر نظر ڈالیں۔

مذہبی میدان میں انہوں نے بزرگ شہید اور ایسے مقدس لوگ پیدا کیئے۔ جو روحانی طور پر دُوربین نگاہ رکھتے تھے اور اپنے مولا سے گفتگو کرتے تھے اور ایسے لوگوں کی تعداد ابتدائے اسلام میں کثرت سے نظر آتی ہے۔ کئی مقدس فرزندانِ اسلام نے تمام دنیا کے چکر کاٹے اور اپنی مقدس روحانی طاقت اور مقناطیسی شخصیت سے دینیات اور الٰہیات کے عالم پیدا کیئے۔ کئی گنہ گاروں کو ان کے گناہوں سے نجات بخشی اور اُن کے دلوں میں علم الٰہی اور محبّت الٰہی پیدا کی۔ کسی اور مذہب کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں مل سکتی اور دنیاوی میدان میں بھی ان کی ترقیات کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ آرٹ سائنس فلاسفی۔ لٹریچر اور تاریخ میں انہوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ جنہیں دنیا آج بھی حیرت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے جہالت کے زمانے میں یونانی لٹریچر کی حفاظت کی اور اسے نئی دنیا سے روشناس کرایا۔ یہ مسلمانوں ہی کا کام تھا۔ کہ انہوں نے قدیم لٹریچر کی حفاظت کرتے ہوئے نئے نئے علوم کی بنیاد رکھی۔ اگر مسلمان جہالت کے زمانے میں آرٹ اور سائنس کے سرپرست نہ ہوتے تو آج دنیا کو ارسطو اور افلاطون کے علوم کا علم ہی نہ ہوتا۔ مسلمانوں نے ان کی کتابوں کے ترجمے کیئے اور جبکہ دنیا اُنکے علوم کو بھلا رہی تھی۔ مسلمانوں نے ان علوم کی کتب کو اپنی یونیورسٹیوں میں رائج کیا مسلمانوں نے ہی الجبرا۔ الکیمیا۔ علم نجوم اور علم ادویہ کو مکمّل کیا۔ بغداد اور قاہرہ اور دوسرے مقامات پر بے نظیر یونیورسٹیاں اور لائبریریاں قائم کیں۔ انہوں نے آسمان کے ستاروں کے نقشے طیّار کیئے اور تمام بڑے بڑے ستاروں کے نام لکھے۔ انہوں نے زمین کا حجم معلوم کیا۔ اور اس کی سالانہ اور روزانہ گردشوں کو معلوم کیا۔ انہوں نے سورج گرہن اور چاند گرہن کے نقشے بنائے اور ستاروں اور سیاروں کی گردش کے راستے معلوم کیئے۔ اور انہوں نے مختلف قسم کے آلاتِ نجوم اور کئی قسم کے کلاک ایجاد کیئے انہوں نے موجودہ کیمسٹری کی بنیاد رکھی اور مختلف قسم کے تیزاب اور کیلسیم ایجاد کیئے۔ ڈکشنریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتّب کیں اور کہانیوں اور ناولوں کو لکھا۔ اگر مذہب اُن کی ترقی کے راستے میں روک ہوتا یا روحانی یا جسمانی تنزّل کا باعث ہوتا تو پھر یہ عرب جو خانہ بدوش قبائل میں منقسم تھے اور جنہیں ان علوم عقلیہ کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ کس طرح انسانیت کے اُستاد بن سکتے تھے ؛

اس لئے یہ کہنا سخت غلطی ہے۔ کہ مذہب ترقی کے راستے میں حائج ہے۔ یا یہ عقل سمجھ اور علم کا دشمن ہے۔ بلکہ مذہب انسانی قوائے عقلیہ کو تیز کرتا ہے۔ اور انسان کو شاہراہ ترقی پر ڈال دیتا ہے۔ اور اس لئے مذہب کا زمانہ ختم نہیں ہُوا۔ بلکہ وہ ہمیشہ ہمیش رہیگا ؛

اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ اعتراض بظاہر معقول نظر آتا ہے کہ اگر مذہب ترقی کے راستے میں روک نہیں تو مسلمان آج زندگی کے ہر شعبے میں اسقدر درماندہ کیوں ہیں؟ قرآن کریم میں اس سوال کا جواب بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ”اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت خود نہ بدلے“ مسلمانوں نے مذہب کو بھلا دیا خدا تعالیٰ نے بھی اُن کی حفاظت کرنی چھوڑ دی۔ اگر وہ اسلام کے اصول پر خلوص قلب سے چلیں تو اللہ تعالیٰ آج بھی انہیں کامیابی اور شادمانی بخش سکتا ہے کیونکہ وہ بخل نہیں کرتا۔ نہ کسی پر ظلم کرتا ہے۔ بلکہ وہ رحم کرنیوالا اور محبّت کرنے والا ہے ؛ (ترجمہ ریویو انگریزی)

مضمون دولت احمد خاں بی اے۔ بی۔ ایل

رُوحانی ترقی کے مدارج

نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ اور نفسِ مطمئنّہ

ایک روحانی انسان کو اپنی زندگی میں تین درجوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ پہلے درجے میں وہ اپنی طاقتوں اور استعدادوں کے خرچ کرنے میں ایک حیوان سے مشابہ ہوتا ہے۔ ضمیر کی پرسش اور معقولیت سے اسے کچھ سروکار نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت اپنے نفسانی خیالات اور جذبات کا مطیع ہوتا اعلیٰ اخلاق مثلاً دیانت، عفو، نیکی، صداقت، صبر اور حلم اگرچہ اس میں فطرت نے ودیعت کیئے ہیں۔ مگر اس کے لئے وہ ایک بند کتاب کی طرح ہیں ؛

عربی زبان میں اسے اصطلاحاً نفس امّارہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ روح جو بدی اور بُرائی کی طرف جلد راغب ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر انسان تمام اعلیٰ اخلاق سے یکسر عاری ہوتا ہے۔ اور بدی کی فطرت اسپر غالب ہوتی ہے۔ جبتک انسان اس حالت میں ہے یہ ظاہر ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی ترقی کے مدارج

روحانی ترقی کا دروازہ اس کے لئے بند رہیگا. جب وہ دوسرے درجے میں قدم رکھتا ہے تب وہ روحانی افق کو دیکھنے لگتا ہے اور روحانی مسرت کی دولت کا مشاہدہ کرتا ہے جو اسکے لئے جمع ہے. انسان کو اس مقدس ہستی سے تعلق پیدا کرنے سے پہلے اس مقام سے گذرنا پڑتا ہے. اس موقعہ اسکے اخلاقی اوصاف کا جن میں اس نے ترقی کی ہے امتحان ہوتا ہے اور ان روحانی کشمکشوں میں وہ عموماً کامیاب ہوجاتا ہے. اور اس کی ناکامیاں بام ترقی پر گامزن ہونے کے لئے اسے اور زیادہ مستعد کرتی ہیں. اور اپنے گناہوں پر سچی ندامت اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے. اور ہر غلطی اسے ترقی کی طرف لیجاتی ہے. اس دوسرے مقام کو نفس لوّامہ کہتے ہیں یعنی نفس کو ملامت کرنے والی روح. کیونکہ یہ نفس انسان کو بدی سے روکتا ہے اور وہ سفلی اعمال سے نفرت کرنے لگتا ہے. وہ اب اعلیٰ اخلاق کی طرف رغبت کرنے لگتا ہے اس کی زندگی میں ایک زبردست تغیر پیدا ہوجاتا ہے اور زندگی کے تمام کاموں میں اعتدال پیدا ہوجاتا ہے ؛

پھر آخری درجہ وہ ہے جب وہ اپنے جذبات پر پورا پورا قابو حاصل کرلیتا ہے اور وہ تمام نیکی ہی کے کام کرتا ہے. یہ وہ مقام ہے جب وہ روحانیت کا ایک کامل واکمل مجسمہ بنجاتا ہے. وہ ان تمام اخلاق کا مجسمہ بنجاتا ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے. خدا سے اس کا کامل تعلق پیدا ہوجاتا ہے وہ ایک مضبوط چٹان بنجاتا ہے جسپر کوئی طوفان اثر نہیں کرتا. اور موجیں ٹکراکر واپس آجاتی ہیں. کوئی بڑی سے بڑی خواہش خواہ وہ کیسی ہی دلفریب ہو اُس پر غلبہ نہیں پاسکتی. روحانی محبت ہی اس کی غذا ہوجاتی ہے اور وہ روحانی طاقتوں کا مظہر بن جاتا ہے ؛

جب سے دنیا پیدا ہوئی تمام انبیاء اور رسل اسی طبقے سے تعلق رکھتے رہے. جب بھی دنیا میں بدی پھیل گئی تو خدا تعالیٰ نے اپنا کوئی پیارا انسانیت کو نفس امّارہ کی قید سے نکالکر نفس مطمئنہ میں داخل کرنے کے لئے دنیا میں بھیجدیا ؛

یہ ہی وہ مشن تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا. اسی طرح اس ظلمت اور مذہبی ناواقفی، اخلاقی پستی، مادیت اور نسلی امتیازات کے زمانے میں اس عظیم الشان مقصد یعنی مخلوقِ خدا کو نفس امّارہ کی غلامی سے نکال کر نفس مطمئنہ میں داخل کرنے کیلئے اُس نے قادیان میں حضرت احمد علیہ السلام کو بھیجا ؛

خوش قسمت ہیں وہ جو اسکے پیغام کو قبول کرتے ہیں اور اس مقدس سرچشمہ محبت سے پانی پیکر ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں ؛

مضمون سیٹھ علی محمد اے اللہ دین ایم اے ایڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ اور بدھ

مسٹر وسواتی بدھسٹ انڈیا میں لکھتے ہیں :-

"مجھے علم نہیں کہ دنیا میں کسی مصلح کو اسقدر کامیابی نصیب ہوئی جسقدر پرانے زمانے میں ایک ہندوستانی شہزادہ کو نصیب ہوئی۔ جو شاہی محل کو چھوڑ کر بھکشو بن گیا تھا۔ بعد ازاں اُس نے دنیا کو عقل سلیم کا درس دیا۔ مجھے کسی ایسے انسان کا علم نہیں جس نے دنیا پر اسقدر گہرا اثر ڈالا ہو۔ دنیا میں کئی ریفارمروں نے ترقی کی۔ مگر ان کی ترقی کی رفتار نہایت آہستہ تھی اور پھر ان کا ذکر جلد ہی دنیا سے محو ہو گیا۔ بدھ نے لاکھوں انسانوں کو اپنا مطیع کر لیا" ؛

مقابلے عموماً درست نہیں ہوتے۔ خصوصاً مصلحین کے درمیان بدھ نے جو کام انسانیت کیلئے کیا اس کی قدر کرتے ہوئے ہم ظلم کے مرتکب ہونگے اور تاریخ ہمیں جھٹلائیگی اگر ہم اُسے دنیا کا سب سے بڑا رفارمر مانیں +

اس درجے کے مستحق رسول کریم صلعم ہیں۔ جنہوں نے ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں عرب جیسے ملک کو جو بداخلاقی اور پھوٹ کی وجہ سے دنیا کا بدترین خطہ بنا ہُوا تھا اعلیٰ ترین مراتب تک پہنچا دیا۔ عربوں نے جو شراب کو جزوِ عبادت سمجھتے تھے آپؐ کے حکم سے ایک دن میں اُسے ترک کر دیا۔ یہ آپؐ ہی کی شان ہے کہ آپنے روزوں کا حکم دیا تیرہ سو سال ہو گئے آج تک کروڑوں انسان آپؐ کے حکم کی تعمیل میں سارا دن بھوکے پیاسے رہتے ہیں +

انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کا مصنّف لکھتا ہے۔ کہ "وہ دنیا کا کامیاب ترین مصلح تھا"

وولیٹر لکھتا ہے "اُس نے دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔ جو نہایت سرعت اور نہایت کم عرصہ میں پیدا ہُوا۔ جس کی نظیر ملنی ناممکن ہے"

سٹورٹ لکھتا ہے۔ کہ "محمد صاحب کے ذرائع کی کمی کو دیکھا جائے۔ پھر وقت کی کمی کو مدِ نظر رکھا جائے۔ پھر اُس مہتم بالشان کام کو دیکھا جائے جو آپؐ نے کیا۔ دنیا میں کوئی ایسا نام نہیں جو آپؐ کے نام سے زیادہ روشن اور زیادہ چمک دار ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی کیا عقائد رکھتے ہیں

ترجمۂ مضمون جناب چوہدری ابو الہاشم خانصاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی

۱۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور اس کی ہستی پر یقین کرنا صرف بطور دعوے اور تصیوری کے نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی پر ایمان لانا ہے جو ازل سے ہے ÷

۲۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ زمین پر نہ آسمان پر۔ اور اس کی اپنی ہستی کے سوا ہر ایک چیز اس کی پیدا شدہ ہے اور مدد کے لئے اسی کی محتاج اور اسی کے سہارے پر قائم ہے نہ اس کا کوئی لڑکا ہے نہ لڑکی۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ ماں۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ بھائی۔ وہ واحد اور بے مثل ہے ÷

۳۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا پاک ہے وہ تمام نقائص سے مبرّا ہے۔ وہ تمام اعلیٰ اخلاق کا منبع ہے وہ تمام عیبوں سے منزہ ہے اور ہر ایک خوبی اُس میں موجود ہے۔ اس کی طاقت اور علم لامحدود ہے۔ وہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ مگر کوئی چیز اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتی ÷

وہی اوّل ہے وہی آخر ہے وہ عیاں بھی ہے نہاں بھی۔ اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے۔ اس کا قبضہ کبھی ختم نہیں ہوتا نہ پہلے نہ اب۔ نہ کسی آیندہ زمانے میں اس کا قبضہ ختم ہوگا۔ وہ ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اسپر کبھی موت نہیں آسکتی۔ وہ ہر وقت موجود ہے اور اُسے کبھی فنا نہیں۔ اسکے تمام کام اس کی مرضی کا نتیجہ ہیں اتفاقاً ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ وہ دنیا پر آج بھی اُسی طرح حکومت کرتا ہے جس طرح پہلے کرتا تھا۔ اس کی صفات کبھی فنا نہیں ہوتیں۔ وہ ہمیشہ اپنی طاقتوں کا اظہار کرتا رہا ہے ÷

۴۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام ملائکہ اس کی مخلوق ہیں۔ جن کے متعلق قرآن کریم میں لکھا ہے کہ وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اس کی کامل حکمت نے انہیں پیدا کیا تا کہ مختلف کاموں کو سنبھالیں۔ انکا وجود ہے۔ قرآن کریم میں انکا ذکر یونہی نہیں آیا۔ وہ خدا کے ایسے ہی تابع ہیں جیسے انسان یا اس کی کوئی اور مخلوق۔ اپنی طاقتوں کے اظہار کے لئے خدا انکا محتاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ اگر وہ چاہتا تو ان کے بغیر بھی اپنی مرضی کو پورا کر سکتا تھا۔ مگر اس کی حکمت نے چاہا کہ فرشتوں کو پیدا کرے سو اس نے فرشتے پیدا کیئے۔ جس طرح خدا نے ہماری بصارت کے لئے سورج پیدا کیا۔ ہماری بھوک کے لئے روٹی پیدا کی۔ جس طرح وہ سورج اور روٹی پیدا کر کے ان کا محتاج نہیں ہو گیا۔ اسی طرح اپنی بعض مرضیوں کے اظہار کے لئے اُس نے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور انہیں پیدا کر کے وہ ان کا محتاج نہیں ہو گیا *

۵۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں سے کلام فرماتا اور اپنی مرضی ان پر ظاہر فرماتا ہے۔ یہ وحی خاص الفاظ میں نازل ہوتی ہے اور الہام کے نازل ہونے کے وقت مُلہم کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ ہی پیشگوئی کی ماہیت کا ملہم کی دماغی قابلیتوں سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ اور نہ ہی الہام کی زبان مُلہم کی اپنی پسند کردہ ہوتی ہے۔ وحی کا مطلب اور زبان دونو خدا کی طرف سے ہوتے ہیں۔ صرف یہ ہی وحی انسان کے لئے روحانی غذا ہوتی ہے۔ اور یہ ہی اس کی روحانی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ایسی وحی ہی سے انسان کا خدا سے براہ راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے یہ وحی اپنی شوکت اور طاقت کے لحاظ سے بے نظیر ہوتی ہے۔ اور کسی انسان کی طاقت نہیں کہ اس کی نظیر لا سکے۔ یہ وحی اپنے ساتھ علوم کا بے بہا ذخیرہ لاتی ہیں۔ اور جس طرح ایک اعلیٰ کان میں جسقدر تم اندر جاؤ گے اسی قدر قیمتی موتی اُس میں پاؤ گے۔ بلکہ کان بھی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ کان ایک وقت میں ختم ہو جائیگی۔ مگر وہ علمی خزانہ جو اس وحی میں موجود ہے کبھی تمام نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کو اس سمندر سے تشبیہہ دے سکتے ہیں جس کی تہ میں قیمتی موتی بھرے پڑے ہیں۔ جو شخص اس کی ظاہری حالت پر غور کرتا ہے وہ ان کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔ جو انکے اسرار پر غور کرتا ہے وہ علمی خزانوں کا مالک بنجاتا ہے اور اُسے روحانی بصیرت حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ اُس سے احکام اور مذہبی قوانین بیان کرنے لگ جاتا ہے۔ بعض لوگ اُس سے دنیا کو خبردار کرتے ہیں اور ہدایات دیتے ہیں۔ بعض غیب کی خبریں بتانے لگ جاتے ہیں، بعض روحانی صداقتوں کے مخفی علوم ظاہر کرتے ہیں۔ ان الہامات کے ذریعہ بسا اوقات خدا اپنے بندوں پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں تم سے خوش ہوں۔ بعض اوقات وہ انہیں بتاتا ہے کہ میں تم سے ناخوش ہوں۔ بعض دفعہ وہ اپنے محبت بھرے لفظوں سے اور بعض دفعہ ڈرا کر اور سزا دیکر انکے قلوب کو گرماتا ہے۔ وہ انہیں انکے فرائض کی طرف متوجہ کرتا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں اعلیٰ معاشرت کے باریک نکتے بتلاتا ہے۔ بعض اوقات ان کے مخفی عیوب سے انہیں آگاہ کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا اپنے برگزیدہ بندوں سے باتیں کرتا ہے۔ اور اس گفتگو کی نوعیت حالات اور افراد کے مقام کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ اور مختلف شکلوں میں نازل ہوتی ہے۔ ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آجتک خدا نے اپنے بندوں پر جسقدر الہام نازل کیئے ہیں، قرآن کریم اُن سب سے اعلیٰ، ارفع اور اکمل ہے۔ اور جو احکام اس کتاب میں نازل ہوئے ہیں اور جو ہدایت اس میں موجود ہے تمام زمانوں کے لئے ہیں اور آئندہ کسی وحی سے اس میں ایک شوشہ بھی تبدیل نہیں ہوسکتا ؀

۶- اسی طرح ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ دُنیا میں جب بھی ظلمت چھاجاتی ہے اور لوگ ظلم و عصیاں میں گھِر جاتے ہیں اور خدائی مدد کے بغیر وہ شیطان کے پنجے سے نکلنے کے قابل نہیں رہتے۔ تب خدا اپنے غیر محدود رحم اور کرم سے کسی نہ کسی بندے کو برگزیدہ کرکے مخلوق کی رہنمائی کے لئے بھیجتا ہے۔ جیساکہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے" دنیا میں کوئی قوم نہیں جس کی طرف ہم نے نذیر نہیں بھیجا"۔ یہ لوگ اپنے اعلیٰ اعمال اور بے عیب زندگی سے لوگوں کے مذہبی راہنما بنجاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ خدا اپنے بندوں پر اپنی مرضی ظاہر فرماتا ہے۔ جو اُن سے مُنہ پھیرتے ہیں وہ تباہ ہوجاتے ہیں اور جو اُن سے تعلّق پیدا کرلیتے ہیں وہ اس کے پیارے بنجاتے ہیں۔ ان پر اس کی برکات اور رُوحانی انعامات نازل ہوتے ہیں وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے بھی لیڈر مقرر ہوجاتے ہیں جو انکی پیروی کرتی ہیں اور وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب ہوتے ہیں ؀

۷- ہمارا یہ پختہ اعتقاد ہے کہ خدا کے رسول جو وقتاً فوقتاً مخلوق کو گناہ کے اندھیرے سے نکال کر صداقت کی روشنی میں لاتے رہے ان کے مدارج مختلف ہیں اور اُن سب کے سردار محمد رسول اللہ صلعم ہیں۔ جنہیں خدا نے آدم کے بیٹوں کے لئے نمونہ بنایا اور ساری دنیا کے لئے پیغامبر بناکے بھیجا۔ خدا نے اپنے روحانی علوم مکمّل طور پر اُسے سکھا دیئے اور اُسے اسقدر رُعب اور دبدبہ عطا فرمایا کہ دنیا کی طاقتیں اُس سے ڈرنے لگیں۔ خدا نے اسکے لئے تمام صفحۂ ارض کو عبادت گاہ بنادیا تاکہ خدائے واحد کی پرستش سے اس کا گوشہ گوشہ پاک ہوجائے جبکہ دنیا ظلموں اور گناہوں سے بھری پڑی تھی اس کے آنے سے مساوات اور انصاف کی حکومت قائم ہوئی۔ ہمیں یقین ہے کہ گذشتہ انبیاء میں سے اگر کوئی نبی آپ کے زمانہ میں موجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا تو اُسے بھی آپکی اطاعت کے سوا چارہ نہ تھا۔ ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں۔ "جب خدانے نبیوں سے عہد لیا اور اُن سے کہا کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے جب کوئی رسول آوے اور اُس بات کو پورا کرے جو تمھارے پاس ہے تو تمھیں اُسپر ایمان لانا ہوگا اور اس کی اعانت کرنی ہوگی۔"

اس مطلب کی ایک حدیث ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ لو کان عیسٰی وموسٰی حیین لما وسعھما الا اتباعی "اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔"

۸۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا اور انہیں دُکھوں سے نجات دیتا ہے وہ زندہ ہے اور اس کی زندگی لوگ تمام زمانوں میں محسوس کرتے رہے ہے۔ اس کی مثال اُس لکڑی کے سہارے کی طرح نہیں جو معمار کنوئیں کی دیوار کھڑی کرنے کیلئے بناتا ہے اور جب دیوار تیار ہو جاتی ہے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے کیونکہ اسکی ضرورت نہیں رہتی اور محض ایک سہارہ ہوتا ہے۔ بلکہ وہ روشنی کی طرح ہوتے جسکے بغیر ہر شے اندھیرے میں ہوتی ہے وہ ایک روح کی طرح ہوتے ہیں جس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ اسکو اُس کے بندوں سے جدا کردو تو وہ رہ جائینگے بغیر روح کے۔ یہ بات غلط ہے کہ اُس نے ایک دفعہ دنیا پیدا کردی اور اب بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہرگز نہیں۔ وہ اپنے بندوں سے تعلّقات رکھتا ہے اور ان کی عاجزانہ التجاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اس کے بندے جب اُسے بھول جاتے ہیں تو وہ انہیں یاد کرتا ہے اور اپنے رسولوں کے ذریعہ انہیں یہ پیغام دیتا ہے "میں تمھارے قریب ہوں۔ میں اپنے بندے کی دعاؤں کو سُنتا ہوں اسلئے اُسے چاہیئے کہ میرے احکام کو مانے اور مجھ پر بھروسہ کرے تاکہ اسکی سچّی رہنمائی ہوسکے۔"

۹۔ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خدا معجزات ظاہر کرتا ہے۔ اور صرف قوانین قدرت ہی اس دنیا میں کام نہیں کر رہے بلکہ ان کے علاوہ بعض خاص قوانین ہیں جن کے ذریعہ خدا اپنی طاقت اور شوکت ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ میں حاکم ہوں۔ بعض دفعہ لاعلموں نے انکار کیا ہے۔ ان کے نزدیک اس دنیا میں صرف قوانین قدرت ہی رائج ہیں۔ انہیں کو وہ خدائی قوانین کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ انہیں خدائی قوانین کہنا غلط ہے کیونکہ اسکے سوا اور بھی خدائی قانون ہیں جن کے ذریعہ سے وہ اپنے پیاروں کی مدد کرتا اور ان کے دشمنوں کو تباہ۔ اگر یہ قوانین جاری نہ ہوتے تو موسیٰ جیسا کمزور انسان فرعون جیسے پُرجبروت بادشاہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیسے زیر کر لیتا۔ موسیٰ اپنی بے بضاعتی کے باوجود کامیاب ہُوا اور فرعون اپنی طاقت کے باوجود ہلاک۔ تمام عرب آنحضرتؐ کو تباہ کرنے کے لئے متحد ہو گیا۔ مگر خدا نے اُسے ہر میدان میں فتح دی اور اسے اس کے دشمنوں سے بچایا، بالآخر وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ شان شوکت سے اُس بستی میں داخل ہُوا جہاں سے اُسے ایک ساتھی کے ساتھ بھاگنا پڑا تھا۔ کیا عام قوانین قدرت کے ماتحت یہ باتیں ممکن ہیں۔ ہرگز نہیں، یہ قانون ہمیں صرف یہ بتاتے ہیں کہ جب قوّت کے امتحان کا موقعہ آتا ہے تب اسی آدمی کو زندہ رہنا چاہیئے جو سب سے زیادہ موزون ہو۔ اور کمزور کو طاقتور کے لئے جگہ خالی کر دینی چاہیئے۔

۱۰۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے موت کے بعد بعثت ہو گی اور بندوں کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی پڑیگی جن کے عمل اچھے ہونگے ان سے اچھا سلوک کیا جائیگا اور جنہوں نے خدا کے احکام کو جھٹلایا انہیں اس کی سزا ملیگی۔ اس بعثت سے ہرگز چھٹکارہ نہیں۔ خواہ انسان کی ہڈیاں جلا کر راکھ کر دیجائیں خواہ اس کا گوشت ہوا کے پرندے اور جنگل کے درندے کھائیں خواہ زمین کے کیڑے اس کا جسم کھا کر اسکو کسی اور شکل میں تبدیل کر دیں خواہ کچھ بھی ہو مگر موت کے بعد بعثت ضرور ہو گی اور اپنے خالق کے آگے اپنے کیئے کی جواب دہی کرنی ہو گی۔ کیونکہ خدا کی غیر محدود طاقت بعثت کیلئے اس امر کی محتاج نہیں کہ اصلی مادہ ہی موجود ہو۔ وہ بندہ کو اس کے حقیر ترین ذرے سے از سر نو بنا سکتا ہے بلکہ محسوس روح سے بھی وہ یہ کام لے سکتا ہے۔ جسم خاک ہو جائیگا، مگر اس کے ذرّات فنا نہیں ہونگے نہ روح جس سے جسم کو زندگی حاصل ہوتی ہے فنا کیجائیگی۔ جب تک خدا کا حکم نہ ہو۔

۱۱۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو لوگ خدا اور اسکے قائم کردہ مذہب کو جھٹلاتے ہیں ایک ایسی جگہ رکھے جائینگے۔ جس کا نام جہنّم ہے جہاں انہیں آگ اور سردی کا عذاب ہو گا۔ اس لئے نہیں کہ انہیں بے ضرورت ایذاء دیجائے بلکہ اصلاح کے لئے۔ وہاں سوائے رونے، چھاتی پیٹنے اور دانت پیسنے کے اور کوئی چارہ نہ ہو گا حتّیٰ کہ وہ دن آجائیگا جب خدا کی رحمت جوش میں آئیگی اور گناہ گاروں کو اپنی آغوش میں لے لیگی۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہو گی کہ "جہنم پر[1] ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب وہ خالی ہو جائیگا اور نسیم صبح اس کے

[1] یاتی علیٰ جہنم زمان لم یبق فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دروازوں سے گذریگی"۔

۱۲- ہمیں پختہ یقین ہے کہ جو لوگ خدا، رسول، فرشتوں، کتاب اور اسکے احکام پر دل و جان سے ایمان لاتے ہیں اور عاجزی اور فروتنی کی راہ اختیار کرتے ہیں، امیر ہو کر غربت کی زندگی بسر کرتے ہیں، مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں اور ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے ہیں۔ ظلم، دھوکا اور غلط راہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور غلط راہ چھوڑ کر صدق کی راہ پر چلتے ہیں، وہ جنت میں جائینگے جہاں امن اور صلح کا دَور دَورہ ہوگا، رنج و غم سے وہ جگہ محفوظ ہوگی۔ خدا کی رضا اور دیدار انہیں حاصل ہوگا۔ خدا کا رحم انہیں ڈھانپ لیگا وہ آئینے کی طرح مجلیٰ ہوجائینگے جس میں اعلیٰ صفات منعکس ہونگی، بُری خواہشات ان سے دُور کردیجائینگی ان کی مرضی خدا کی مرضی ہوگی اور انہیں ابدی زندگی دیجائیگی اور وہ خدا کے مظہر بنجائینگے ٭

تعلّق باللہ اور تزکیہ نفس

ایک انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کرسکتا ہے لیکن یہ آسان کام نہیں جبتک کہ وہ اپنے آپکو ذکر اللہ میں بالکل کھو نہ دے اور جبتک کہ وہ سخت سے سخت ابتلا میں بھی حق پر قائم نہ رہے۔ اُس کو موت کے مختلف دروازوں میں سے گذرنا ہوگا اور خدا کی راہ میں مصائب برداشت کرنی ہونگی تب جاکے وہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرسکیگا ٭

آدمی کو چاہیئے کہ وہ خود پسندی، کبر، ریا اور حسد وغیرہ سے اپنے آپکو بالکل پاک وصاف رکھے اور اپنے آپ میں ایک مکمّل تبدیلی پیدا کرے۔ اس کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں اسقدر مگن ہوجائے کہ اپنے آپکو بھی بھُول جائے اور مصائب آلام کے طوفان میں بھی صابر و صادق رہے۔ وہ خدا کے ساتھ ایک سچّا تعلق پیدا کرے۔ خود غرضی کی تمام تحریکات سے خود کو باز رکھے اور نفسانی خواہشات کو بالکل مٹادے۔ چاہیئے کہ سفلی خواہشات اس کے لئے بند ہوجائیں اور حصول رضائے خداوندی اس کی زندگی کا مقصد اولیٰ ہو۔ باقی تمام باتیں اس کے اندر سے مفقود ہوجائیں محبّتِ الٰہی اس کے سینہ میں جاگزین ہو اور وہ اسی کے لئے اپنے آپکو وقف کردے۔ اس کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کے اظہار کے لئے وہ اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی شان اُس پر ایسا خوشگوار اثر ڈالے کہ باقی چیزیں اس کو محض مُردہ دکھائی دیں۔ یعنی نہ وہ ان کی تعریف کی پروا کرے اور نہ ملامت کی۔ خود ایثاری اور اُسکی طاقت وقوّت بے داغ ہو اور زمینی خیالات سے بالاتر۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے لئے کوئی مشکل زیادہ نہ ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا پورا اخلاص رکھے اور وحی پر ایمان —— تب کہیں جا کر خدا سے تعلق پیدا کر سکیگا۔ قرآن مجید نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اُسکو خراب کر لیا وہ خائب و خاسر رہا +

یہ آدمی خاص طرح کا ہوتا ہے۔ اُس کو مصائب و آلام پیش آتے ہیں اور عجیب عجیب حالات میں اس کا امتحان ہوتا ہے۔ اس کو زندگی میں ناکامیاں بھی ہوتی ہیں لیکن معمولی آدمی کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔ اگر اُس کے ساتھ وہی پیش آئے جو ایک پاکباز کے ساتھ آتا ہے تو وہ یقیناً مر جائے یا دیوانہ ہو جائے۔ اس لئے ایسے انسان کو خدا تعالیٰ سے براہِ راست الفاظ سُننے کے لئے آرزومند نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ ایسی خواہش کریگا تو شیطان اُس کو یقیناً گمراہ کر دیگا۔ اس کی روحانی ترقی خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور سچائی کو پہنچنے کے لئے اُسکو وہی راہ اختیار کرنی چاہیئے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہے تاکہ اس کو کوئی ایسا کام کرنے کا موقع مل جائے جو حصُولِ رضائے خداوندی کا باعث ہو۔ اگر خدا اُسپر راضی ہو جائے تو وہ اسکو الہام کی نعمت سے بھی متمتع کر سکتا ہے۔ الہام خود بخود ہی ایک آدمی کی زندگی کا مقصدِ اُولیٰ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کو احکامِ الٰہیہ پر چلنے کی راہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔ خدا سے محبّت پیدا کرنی چاہیئے اور گناہوں سے احتراز۔ مومن کو اھدنا الصراط المستقیم کی دعا پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے نہ کہ مکاشفہ کے لئے۔ درست ہے کہ سچّی وحی آدمی کو عزّت بخشتی ہے لیکن یہ خدا کا کام ہے نہ کہ کسی آدمی کے اعمالِ حسنہ کا کہ وہ اپنے کاموں کے بدلہ میں اُس کی خواہش رکھے +

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنے دماغ کی باتوں کو ہی الہام سمجھ لیتا ہے۔ اور وہ شیطان کے نرغے میں آجاتا ہے۔ پس ایسے حالات میں یہ کسقدر غلطی ہے کہ ان کو الہام تصوّر کرلے دراں حالانکہ خدا کی طرف سے کوئی کافی ثبوت میسّر نہ آئے +

تو کیا انسان کو اپنے آپکی پڑتال نہ کرنی چاہیئے تاکہ وہ خدا کے سامنے سُرخرو ہو سکے۔ آدمی کا اخلاص اُسی وقت ثابت ہوتا ہے جب وہ مختلف ابتلاؤں میں سے گذرے۔ اسکو الٰہی خواہشات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بالکل ترک کر دینا چاہیئے اور ہمیشہ توبہ و استغفار میں مشغول رہنا چاہیئے۔ وحی بغیر صدق اور پوری قربانی کے ایک خالی ڈھول کے مترادف ہے۔ اور ایک خطرناک زہر کے ہم معنی۔ انسان اسی کی آواز سُنا کرتا ہے جس کے وہ قریب آ پہنچتا ہے ؛

پس شیطان کو چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ کے قریب آ جاؤ اور اُس کی آواز کو سُن لو!

(مترجمہ عبدالرحیم شبلی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

(نظم از عبداللہ صاحب سکاٹ)

جس طرح سیاہ آسمان پر بجلی چمکتی ہے اور زنگدار سیاہی دُور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عرشِ معلّٰی سے رعد کی ایک آواز آئی جو سچائی کی بارشوں کے آنے کا پیغام دے رہی تھی ؛

آسمان کی خبریں اوپر سے برستی ہوئی آئیں اور دُور افتادہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا پیغام دیا۔ برکات نازل کیں۔ مُردوں میں جوش پیدا کی۔ محبت سکھلائی اور اللہ تعالیٰ اور انسان کی طرف فرائض ادا کرنے کا سبق دیا ؛

اسلام کا چہرہ بدنما ہو چکا تھا اور اس کی قدیمی تعلیمات میں تمیز مشکل ہو گئی تھی۔ لیکن جب خدا کی بارش نے برسنا شروع کیا تو تمام جعلی صورتیں دھوکہ دہی اور فریب سے پاک و صاف کر دی گئیں ؛

سورج دوبارہ چمک رہا ہے۔ اور عالم کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کر رہا ہے۔ اُسکی شعاعوں سے ایک نئی پود کا ظہور ہو رہا ہے۔ اور اس کی عاقلانہ فہم نے انہیں اچھے بُرے میں تمیز کرنا سکھلا دیا ہے۔ یہ احمدیہ جماعت ہے جو عالم وجود میں آ رہی ہے۔ جس طرح سورج زمین سے نمی حاصل کرتا ہے اسی طرح بنی نوع انسان اس موعودؑ کی طرف کھچے جا رہے ہیں۔ جس کے ہاتھوں سے یہ جماعت پیدا ہوئی۔ اور جس کی صداقت نصف النہار آفتاب کی طرح جہاں تاب ہے ؛

پھلوں سے لدے ہوئے درخت کی مانند، خدا کا مذہب، چاروں طرف اپنی شاخیں پھیلا رہا ہے، جن کے ساتھ مسلح انسان لگے ہوئے ہیں جو اُس کی مصفّا جڑوں پر نشو و نما حاصل کر رہے ہیں۔ اور جو خدا کے خوف اور اس کی خالص محبت کے ذریعہ سے پاک و صاف کیئے گئے ہیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلمانانِ چین

مسلمانوں کی اکثریت جنوبی چین میں ہے۔ شمالی چین میں ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ جنوبی چین میں تو کُل کے کُل مسلمان ہی مسلمان آباد ہیں مگر شمالی چین میں یہ لوگ اقلیت میں ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے ہوٹل بھی ہیں۔ جن کی نشانی یہ ہے کہ ان کے سائن بورڈوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عربی حروف میں لکھا رہتا ہے اور جس بورڈ پر یہ الفاظ موجود نہ ہوں وہاں کوئی چینی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔ چین کے مسلمان مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے اور مسجدوں میں ملاقات کر کے وہ بہت ہی مسرور ہوتے تھے۔ یہاں کے امام اور شیوخ چینی ٹوپی استعمال کرتے ہیں اور قمیص کی طرح ایک قسم کا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ لیکن نوجوان جن میں ہمارے ایجنٹ بھی شامل ہیں مختلف قسم کی ٹوپیاں استعمال کرتے ہیں۔ فرنگی لباس کوئی شخص بھی استعمال نہیں کرتا ۔

یہاں کی عورتیں تمام دن پھرتی رہتی ہیں اور مسجدوں۔ خانقاہوں اور مارکیٹ میں بکثرت نظر آتی ہیں۔ یہ عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ کام کرنے میں بہت زیادہ مشاق ہیں۔ یہاں کے مرد بھی چار سے زائد عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں اور ہر ایک کے لئے ایک ایک دُکان کھلوا دیتے ہیں۔ شام کے وقت خاوند اپنی تمام بیویوں کی دُکانوں سے آمدنی جمع کر کے اپنے پاس رکھ لیتا ہے ۔

چین میں عربی جاننے والے علماء بھی ہیں جنہوں نے بہت سی عربی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ کر لیا ہے۔ یہ لوگ استنبول اور مصر سے کتابیں منگانے کے بجائے انکا فوٹو لیکر خود طبع کر ڈالتے ہیں اور عام طور پر فروخت کرتے ہیں ۔

چینی مسلمانوں کو عربی زبان سے بہت محبت ہے وہ عربی میں بولنے اور لکھنے کی بہت کوشش کرتے ہیں مگر تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ناکام رہ جاتے ہیں۔ تنتزن میں جو جامع ہے وہ فی الحقیقت ایک لیتھو کا چھاپہ خانہ ہے جس میں عربی کتابیں فوٹو کے ذریعہ طبع ہوتی ہیں سب سے بڑا مطبع جس میں عربی کتب طبع ہوتی ہیں شنگھائی میں ہے ۔

احباب! ریویو کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شریعت ہی کامل ہے

شریعت کاملہ کے لئے بارہ ۱۲ شرائط

کامل شریعت کیلئے کیا شرائط ہیں۔ اور اسلام کس حد تک انہیں پورا کرتا ہے۔ کامل شریعت کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے :-

پہلی شرط۔ کامل شریعت وہ کہلا سکتی ہے۔ جو انسان کی ہر اس ضرورتِ حقہ کو جو اس کی طبعی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہو پورا کرے۔ اور اس میں نہ صرف موجودہ زمانہ کی ضروریات کا سامان مہیا ہو۔ بلکہ ان ضرورتوں کو بھی مدِ نظر رکھا جائے۔ جو قیامت تک انسان کو پیش آسکتی ہیں ٭

کامل مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق کامل ہدایت دے۔ مثلاً اخلاق۔ تمدن۔ سیاست۔ الوہیت۔ روحانیت۔ اور بعث بعد الموت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں ہم دیکھتے ہیں۔ ان سب امور کے ہر پہلو کے متعلق مکمل ہدایات دی گئی ہیں۔ اور ایک جامع اور اکمل کوڈ اپنے متبعین کے لئے تیار کیا گیا ہے ٭ (اس مختصر مضمون میں ان تعلیمات کے متعلق تفصیلی بحث بالکل ناممکن ہے۔ تفصیلات سے دلچسپی رکھنے والے دوست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" کا مطالعہ فرمائیں)

دوسری شرط۔ کامل شریعت کیلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کی تعلیم ہر حالت۔ ہر ملک اور ہر قوم کیلئے قابلِ عمل ہو۔ اسلام نے عبادات وغیرہ کے متعلق ایسے اصول قائم کر دیئے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی ملک یا قوم ایسی نہیں جو ان پر عمل نہ کر سکے۔ پھر تعلیم اس رنگ میں دی ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں خواہ وہ تندرست ہو۔ یا بیمار۔ مقیم ہو یا مسافر۔ سوار ہو یا پیدل۔ ریل میں ہو یا ہوائی جہاز پر غرضیکہ ہر جگہ اسے ادا کر سکتا ہے ٭

تیسری شرط۔ کامل شریعت وہ ہے۔ جو اپنی فصاحت۔ بلاغت اور لطافت میں بے نظیر ہو۔ اور تفصیلات کو واضح کرنے کے باوجود اس حد تک مختصر ہو۔ کہ انسانی دماغ اسے بآسانی محفوظ کر سکے۔ قرآنِ کریم کی فصاحت اور بلاغت کسی ثبوت کی محتاج نہیں۔ ۱۳۵۰ سال سے خود اس کا اپنا چیلنج مخالفوں کے لئے موجود ہے۔ کہ سارا قرآن تو کیا۔ ایک سورۃ یا ایک آیت کی نظیر ہی لا کر دکھا دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنے عرصہ میں مخالفین کا سکوت قرآن کریم کے بے نظیر ہونے کا بیّن ثبوت ہے ۔

چوتھی شرط۔ کامل شریعت کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ خواہ اپنے کامل ہونیکا دعویٰ کرے۔ اور جو تعلیم وہ پیش کرے۔ اس کے دلائل بھی خود بیان کرے ۔

قرآن کریم میں اپنے مکمل ہونیکا دعویٰ موجود ہے۔ فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۔

پھر جو تعلیم قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اس کے دلائل بھی خود ہی دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب پہلی مرتبہ جنگ مقدس میں عیسائیوں کو یہ چیلنج دیا۔ کہ دعویٰ اور دلیل اپنی الہامی کتاب سے دیا جائے۔ تو بے چاروں کے ہاں ماتم بپا ہوگیا۔ دلیل تو درکنار خود یہ دعویٰ بھی کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ انجیل سے نہ نکال سکے ۔

پانچویں شرط۔ کامل شریعت کے لئے پانچویں شرط یہ ہے۔ کہ اس کا حامل ہر رنگ میں لوگوں کے لئے کامل نمونہ ہو۔ اس کی زندگی میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق عملی نمونہ موجود ہو۔ اور اس کا عمل لوگوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ہو ۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پاکیزہ زندگی میں ہر عمر۔ ہر طبقہ اور ہر مذاق کے لوگوں کے لئے کامل نمونہ موجود ہے۔ حضورؐ کی زندگی میں بچوں بڑوں سب کے لئے اُسوۂ حسنہ موجود ہے۔ حضورؐ کی زندگی میں غریب۔ امیر۔ سیاست دان۔ جرنیل۔ سائنسدان۔ بادشاہ غرضیکہ ہر طبقہ کے لوگوں کیلئے کامل ہدایات ہیں ۔

چھٹی شرط۔ کامل شریعت کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کی ہر قسم کی حفاظت کا انتظام خدا کے ذمّہ ہو۔ اور اسکو محو کرنا کسی انسان کی طاقت میں نہ ہو۔ قرآن کریم کی ظاہری (لفظی) اور باطنی (معنوی) حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اوپر لیا ہے۔ فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ ظاہری حفاظت یوں کی۔ کہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں قرآن کریم حفظ کرنے کی تحریک کر کے الفاظ کو قیامت تک محفوظ کر دیا۔ اور باطنی حفاظت کے لئے مجدّدین کا سلسلہ جاری کیا جو ہر صدی کے سر پر آ کر قرآن کریم کے مغز اور فہم کو دُنیا میں زندہ رکھتے ہیں ۔

ساتویں شرط۔ کامل شریعت وہی ہو سکتی ہے۔ جو غیر محرف اور غیر متبدّل ہو۔ جو قرآن کریم آج ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہی قرآن آج سے ۱۳۵۰ سال قبل نازل ہُوا تھا۔ اور یہ امانت بڑی احتیاط کے ساتھ بغیر زبر یا زیر کی تبدیلی کے اگلی نسلوں کے سپرد کی جاتی رہی ہے ۔

آٹھویں شرط۔ کامل شریعت کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ میانہ روی کی تعلیم دے۔ تاکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہم پیدا نہ ہو۔ وہم ہمیشہ غلو سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے اس کا بھی ازالہ کیا ہے۔ اور عبادات میں میانہ روی کو پسند فرمایا ہے۔ پھر قرآن کریم کی تعلیم میں طبائع کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے۔ مثلاً خوراک اور لباس کے معاملہ میں (سوائے ان محرمات کے جو نص صریح سے ثابت ہیں۔ مثلاً مُردار۔ خون۔ خنزیر وغیرہ) لوگوں کو اپنے ملک اور قوم کے رواج پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ پھر اسلام میں شریعت کے احکام اس قسم کے ہیں۔ کہ باوجود عقل کو الہام کے تابع رکھنے کے انسان کی ذہنی اور علمی ترقی کی گنجائش رکھی گئی ہے اور اسطرح اس اعتراض کو رد کر دیا گیا ہے۔ کہ الہام انسان کی ذہنی ترقی کے راستے میں روک ہے ؛

نویں شرط۔ کامل شریعت کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کا حامل روحانیت کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل چار کام کرے :۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانات کا علم دے۔ ۲۔ تزکیہ نفوس کرے۔ ۳۔ الہامی کتاب کا علم اور ۴۔ اس کے احکام کی حکمتیں سکھائے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چاروں کام کیئے۔ فرمایا :۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم اٰیٰته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمة (جمعہ رکوع ۱)

قرآن کریم نے ذات باری تعالیٰ۔ اسکی صفات۔ ملائکہ۔ حیات مابعد الموت وغیرہ کے متعلق بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ کروڑوں انسانوں کا تزکیۂ نفس کیا۔ جنہوں نے دنیا کی اصلاح کے لئے بے نظیر قربانیاں کیں۔ علم شریعت سکھایا۔ اور ساتھ ہی ان احکام کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں ؛

دسویں شرط۔ کامل شریعت کیلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں ہی اپنے متبعین کو اللہ تعالےٰ کا دیدار کرا دے۔ لاکھوں ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالےٰ کا دیدار حاصل کیا۔ اور اپنے پیارے مولا سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کیا ؛

گیارھویں شرط۔ کامل شریعت وہی ہو سکتی ہے۔ جو کہ عقل اور تجربہ کے خلاف تعلیم نہ دے۔ اور نہ ہی وہ صحیح سائنس کے ساتھ ٹکرائے۔ دیگر مذاہب کی تعلیمات عموماً عقل۔ تجربہ اور سائنس کے ساتھ ٹکراتی ہیں۔ مگر قرآن کریم اس لحاظ سے بھی دیگر الہامی کتب سے ممتاز اور منفرد ہے۔ کہ اس کی تعلیم عقل۔ تجربہ اور سائنس کے مطابق ہے۔ کسی سچے مذہب اور صحیح سائنس میں تصادم ممکن نہیں۔ کیونکہ مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ خدا کے قول اور فعل میں تعناد نہیں ہو سکتا۔ تصادم کی وجہ مذہب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کی غلط ترجمانی ہے۔ صحیح سائنس صرف جھوٹے مذہب کے ساتھ ٹکراتی ہے۔ اور سچا مذہب صرف جھوٹی سائنس کے ساتھ ٹکرا سکتا ہے *

اسلام کی تعلیم سائنس کے بالکل مطابق ہے۔ بلکہ اسلام نے خود سائنس کے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ جو دنیا کو پہلے معلوم نہ تھے۔ مثلاً فرمایا ہے۔ دُنیا میں ہر چیز کا جوڑا ہے۔ یعنی سب چیزیں نر و مادہ ہیں۔ ہر چیز انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا گیا ہے۔ ستارے آسمان میں تیر رہے ہیں۔ (ایتھر کا بیان) بجلی بھی مفید ہے۔ زمین پہلے شعلۂ نار تھی۔ دوزخیوں کو پیپ پلائی جائیگی۔ (اس میں ڈاکٹروں کیلئے ویکسین تھیراپی (VACCINETHERAPY) کی طرف اشارہ ہے) غرضیکہ سینکڑوں ایسے احکام ہیں۔ جو سائنس۔ طب اور حفظانِ صحت کے اصول پر مبنی ہیں۔ جن کی طرف اصولی مضمون میں صرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے *

بارھویں شرط۔ زندہ اور کامل شریعت کیلئے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنے زندہ اور کامل ہونیکا ثبوت دے۔ زندہ اور کامل وجود کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ کچھ نتیجہ پیدا کرے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں جتنے جاندار ہیں۔ وہ سب آگے اپنی نسل چلا کر اپنے زندہ ہونیکا ثبوت دیتے ہیں۔ کامل شریعت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر زمانہ میں پھل دے * ڈاکٹر شاہ نواز خاں۔ قادیان (الفضل)

اِسلام اور خیرات

خرچ کرنے سے پہلے نفس میں جو بخل کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ قرآن نے اسکو لیا ہے اور فرمایا ہے۔ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم (بقرہ ع ۳۷) یعنی جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے لگتے ہو۔ تو شیطان تمہیں اپنی محتاجی کا ڈراوا دیتا ہے۔ یعنی وہ انسان کے سامنے سو سو ضرورتیں لا کھڑا کر دیتا ہے۔ اور جب اپنے نفس کیلئے خرچ کرنے لگتے ہو۔ تو پھر کہتا ہے اور خرچ کرو۔ فرماتا ہے۔ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے ڈرو نہیں۔ اگر تم خرچ کرو گے۔ تو اللہ تم سے مغفرت اور اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ یعنی تمہاری کمزوریاں دُور ہونگی۔ اور تمہیں بڑھ چڑھ کر ملے گا *

ب :- فرماتا ہے۔ جو بھی تم بنی نوع انسان کے کمزور افراد کیلئے خرچ کرو گے۔ وہ درحقیقت اپنی بہتری کیلئے خرچ کرو گے فرماتا ہے :- وما تنفقوا من خیر فلانفسکم اور فرماتا ہے وما تنفقوا من

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیرٍ یوفّ الیکم وانتم لا تظلمون (بقرہ ع ۳۷) اور فرماتا ہے۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحبّ المحسنین (بقرہ ع ۲۴) گویا اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ نہ کرنا اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالنا ہے قوم کے کمزور افراد کو اگر سنبھالا نہ جائیگا۔ تو آہستہ آہستہ ساری قوم تباہ ہو جائیگی۔ غرض اس طرح انفاق فی سبیل اللہ کی حکمت بیان کر کے نفس کے بخل کا علاج کیا ہے۔

ج:۔ پھر نیت کی اصلاح کی ہے۔ یعنی کسی انسان پر احسان کرنے یا اپنی بڑائی یا ریاکاری کیلئے صدقہ نہ ہو۔ کیونکہ اس کا کوئی نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں۔ فرماتا ہے۔ وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ (سورۃ الیل) اور فرماتا ہے۔ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا (الدہر ع) اور فرماتا ہے۔ وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ (بقرہ ع ۳۷)

د:۔ کس قسم کی چیز سے خرچ کیا جائے فرماتا ہے۔ یایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیّبٰتِ ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمّموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باٰخذیہ الا ان تغمضوا فیہ (بقرہ ع ۳۷) اور فرماتا ہے ومما رزقنٰھم ینفقون (بقرہ ع۱) جو نعمت بھی ہم نے دی سب خرچ کریں۔ اور اچھی سے اچھی چیز خرچ کریں ؛

ھ:۔ نفس کی کیسی حالت میں دیا جائے۔ اٰتی المال علیٰ حبّہٖ (بقرہ ع ۲۲) ایسی حالت میں مال خرچ کرو کہ وہ مال تمہارا پیارا ہو۔ اور یہ نہ ہو۔ کہ کسی مال سے بے رغبتی ہو اور اسے خرچ کیا جائے ؛

و:۔ دیا کن کو جائے۔ اٰتی المال علیٰ حبّہٖ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل وفی الرقاب (بقرہ ع ۲۲) غلامی اور محکومی کے بندھنوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو آزاد کرنے میں اور مسکینوں اور یتیموں اور محتاج رشتہ داروں اور مسافروں کی امداد میں خرچ کیا جائے۔ کس محتاج کو؟ للفقراء الذین احصروا فی سبیل لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف۔ تعرفھم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا (بقرہ ع۳۷) سوال کرنا اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اسلام محتاجی اور بھیک پن کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ جسکے لئے صدقہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ اور دینے والے کو حکم دیا۔ کہ وہ اس بات کی انتظار نہ کرتا ہے کہ محتاج آ کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ نبی صلعم فرماتے ہیں۔ بہتر صدقہ وہ ہے۔ جس سے نابکار عورت زناکاری سے بچ جائے۔ اور دولتمند کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہو۔ (بخاری۔ باب صدقۃ الستر)

ز:۔ دینے کے بعد لینے والے کے ساتھ تمہارا کیسا معاملہ ہو لا تبطلوا صدقاتکم بالمنّ والاذیٰ کالذی ینفق مالہ رئاء الناس الخ (بقرہ ع ۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ح:- خرچ کرتے وقت اقتصاد کو مدِ نظر رکھو۔ وآت ذالقربیٰ حقه والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطن لربه کفورا ہ ولا تجعل یدك مغلولة الیٰ عنقك ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا ہ (بنی اسرائیل ع ۳) اور فرماتا ہے۔ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالك قواما۔

ط:- نیز فرماتا ہے۔ دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے برمحل خرچ کیا کرو۔ بے محل خرچ نہ کیا کرو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ ان ربك یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر انه کان بعباده خبیرا بصیرا ہ (بنی اسرائیل ع)

ی:- اگر نہ ہو۔ اور سائل تم سے مانگتا ہو۔ تو کیا کرو؟ قولٌ معروفٌ ومغفرةٌ خیرٌ من صدقة یتبعها اذیٰ۔ بھلی بات کہو جس سے اسکو فائدہ پہنچے۔ اور اپنے لئے اور اسکے لئے مغفرت کی دُعا مانگو۔ اپنے لئے اسلئے کہ تمھیں دینے کی توفیق نہیں۔ اور اسکے لئے اسلئے کہ وہ محتاج پھر رہا ہے۔ اور مانگنے پر بھی خالی ہاتھ جارہا ہے۔ مبادا تمھاری حالت بھی ایسی ہو۔ اور فرماتا ہے۔ واما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربك ترجوها فقل لهم قولا میسورا ہ (بنی اسرائیل ع ۳) یعنی اگر نہ ہو۔ اور تمھیں امید ہو۔ کہ بعد میں مل جائیگا۔ تو ان سے وعدہ کرو۔ جو میسر ہونے پر پورا کیا جاسکے ×

اس طرح اسلامی شریعت کا ہر حکم اپنی تفصیل میں کامل ہے۔ اور اسپر کوئی زیادتی نہیں کی جاسکتی نبی صلعم نے فرمایا۔ اگر نہ ہو تو خود نیکی کرے۔ اور اپنے شر سے لوگوں کو بچائے۔ پھر اس کا صدقہ ہوگا۔ (بخاری کتاب الصدقہ)

طلاق اور اسلام

طلاق کو درحقیقت شریعت اسلامیہ میں اِسی لئے جائز قرار دیا گیا ہے۔ کہ دائمی نفرت اور شقاق کی صورت میں گھر بداخلاقی کا ہنگامہ خیز میدان بنا رہتا ہے۔ اور زوجین میں سے ہر ایک کی اخلاقی حالت بالکل بگڑ جاتی ہے۔ انسان کی زندگی کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے طلاق کو ابغض الحلال عند اللہ قرار دیکر استثنائی حالتوں میں اجازت دی ہے۔ اور یہ اسوقت جب مصالحت کیلئے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو۔ اور اس کے لئے بارہ ۱۲ شرطیں قائم کی ہیں:-

(۱) بدصورتی کی وجہ سے طلاق نہ ہو۔ فان کرهتموهن فعسیٰ ان تکرهوا شیئا ویجعل اللہ فیه خیرا کثیرا ہ (نساء ع) یہ ایک سفارش کی ہے۔ اور خیرا کثیرا کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۲) اگر عورت بدخلق اور نافرمان ہے۔ تو پہلے وعظ و نصیحت وغیرہ تدابیر سے کام لیا جائے۔ جلدی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلاق دینی جائز نہیں۔ فرماتا ہے۔ والّتی تخافون نشوزھنّ فعظوھنّ واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھنّ سبیلا (نساء ع ۶)

(۳) شقاق کو مٹانے کیلئے زوجین رشتہ داروں میں سے ایک پنچائت مقرر کی جائے۔ وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اھلہ وحکماً من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللّٰہ بینھما ان اللّٰہ کان علیماً خبیرا (النساء ع ۶) ارادہ بڑی قوت ہے۔ طرفین جب ارادہ کر لیں۔ تو مصالحت کے سامان ضرور میسر ہو جاتے ہیں +

(۴) جو طلاق کا ارادہ کریں۔ انہیں چار ماہ انتظار کرنیکا حکم دیا۔ تا اس اثناء میں غصہ فرو ہو کر مصالحت کی صورت پیدا ہو سکے۔ للذین یؤلون من نساءھم تربّص اربعۃ اشھر فان فاءو فان اللّٰہ غفور رّحیم۔ وان عزموا الطلاق فان اللّٰہ سمیع علیم (بقرہ ع ۲۸)

(۵) طلاق دینے پر عورتوں کو تین ماہ اور انتظار کرنیکا حکم دیا۔ اور مردوں کو ترغیب دی کہ انہیں چاہیئے کہ انہیں لوٹالیں۔ والمطلّقت یتربّصن بانفسھنّ ثلٰثۃ قروءٍ ولا یحلّ لھنّ ان یکتمن ما خلق اللّٰہ فی ارحامھنّ ان کنّ یؤمنّ باللّٰہ والیوم الاٰخر وبعولتھنّ احق بردھنّ فی ذالك ان ارادوا اصلاحًا (بقرہ ع ۲۸)

(۶) عورتوں کو بھی اپنے خاوند کی بداخلاقی وغیرہ کے متعلق شکایت ہو۔ تو حق دیا گیا ہے۔ کہ وہ عدالت سے خلع حاصل کریں۔ ولھنّ مثل الذی علیھنّ بالمعروف (البقرہ ع ۲۸)

(۷) طلاق کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے۔ کہ انکو عمدہ سلوک کے ساتھ گھر میں رکھا جائے۔ الطّلاق مرّتٰن فامساك بمعروف اوتسریح باحسان (بقرہ ع ۲۹)

(۸) اور اس سے منع کیا گیا ہے۔ کہ ان کو تکلیف دینے کے لئے کسی انتقامی روح کے ماتحت اپنی زوجیت میں رکھا جائے۔ جبکہ وہ آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ فرماتا ہے۔ فامسکوھنّ بمعروف او سرّحوھنّ بمعروف ولا تمسکوھنّ ضرارًا لتعتدوا ومن یفعل ذالك فقد ظلم نفسہ ولا تتخذوا ایات اللّٰہ ھزوًا (بقرہ ع ۲۹)

(۹) عورت کو جو مال دیا گیا ہو۔ اسکو واپس لینے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ فرماتا ہے لا یحل لکم ان تاخذوا مما اٰتیتموھن شیئًا (البقرہ ع ۲۹) بلکہ اس کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور اسکو دینے کا حکم دیا ہے۔ ومتّعوھنّ علی الموسع قدرہٗ وعلی المقتر قدرہٗ متاعًا بالمعروف حقًا علی المحسنین ۰ (البقرہ ع ۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰) اگر حاملہ ہے۔ تو طلاق نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ یضعن حملھن (طلاق ع۱)

(۱۱) مطلّقہ کا ایامِ عدت میں کھانا پینا لباس مکان وغیرہ اور اسکی ضروریاتِ زندگی کا سارا انتظام خاوند کے ذمہ ہے۔ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (بقرہ ع۳۰)

(۱۲) اگر مطلّقہ سے بچّے کو دودھ پلوایا جائے۔ تو اُجرت دینی پڑیگی۔ لا تضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ وعلی الوارث مثل ذالک (بقرہ ع۳۰) اور یہ جائز نہیں۔ کہ خود بخود بچّے کا دودھ چھڑا یا جائے۔ بلکہ اس میں والدہ کی رضامندی اور طبّی مشورہ لینا ضروری ہے۔ فان ارادا فصالاً عن تراضٍ منھما وتشاور۔ فلا جناح علیھما الخ (بقرہ ع۳۰)

عورت اور اسلام

(ا) کہ مرد اور عورت دونو ایک ہی قسم کی روح سے پیدا کیئے گئے ہیں۔ یا ایّھا النّاس اتقوا ربّکم الّذی خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا (النساء ع۱)

(ب) اس پیدائیشی وحدت کے ساتھ اس امتیاز کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ جو مردوں کو جسمانی طاقت وغیرہ امور کے لحاظ سے عورتوں پر حاصل ہے۔ تاکہ مساوات کا وہ غلط خیال جو عام طور پر آج کل رائج ہے۔ اس سے بچایا جائے۔ فرماتا ہے۔ الرجال قوّامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علیٰ بعض وبما انفقوا من اموالھم فالصّٰلحٰت قانتات۔ حافظاتٌ للغیب بما حفظ اللہ (النساء ع۶) اس آیت میں عورت کی منزلی پوزیشن کو بھی مختصر الفاظ میں واضح کر دیا ہے۔

(ج) سلسلہ تناسل میں اسکی پوزیشن کو باین الفاظ واضح کیا۔ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انّٰی شئتم (بقرہ ع۲۸) عورت کو کھیتی قرار دیکر واضح کر دیا۔ کہ میاں بیوی کے تعلّقات کی بناء کس غرض پر ہونی چاہیئے۔ عورت شہوت رانی کا آلہ نہیں۔ بلکہ حرث ہے۔ قلبہ رانی کا ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ اور اس کے خاص شروط ہوتے ہیں۔

(د) مرد و عورت کے باہمی حقوق کے متعلّق باین الفاظ فیصلہ فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف۔ مرد کو اگر اپنے جوڑے کے منتخب کرنے کا حق دیا۔ تو عورت کو بھی وہی حق دیا۔ بغیر اسکی رضامندی کے اسلام میں کوئی نکاح جائز نہیں۔ حقِ وراثت میں اس کا بھی حق مرد کے ساتھ رکھا۔ اگرچہ مرد سے کم ہے۔ کیونکہ عورت مرد سے بھی حق پاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لوازمات زندگی مہیا کرنے کا اس پر کوئی بوجھ نہیں ؛

(ھ) جیسا کہ مرد کے لئے حق ملکیت تسلیم کیا گیا ہے۔ ویسا ہی عورت کیلئے بھی۔ وہ اپنی مرضی سے پوری آزادی کے ساتھ اپنی ملکیت میں ہر ایک قسم کا تصرّف کرسکتی ہے۔ رہن۔ بیع ہبہ وغیرہ جیسے معاملات۔ ولا تتمنّوا ما فضل اللّٰہ بہٖ بعضکم علٰی بعض للرجال نصیبٌ مما اکتسبوا وللنساء نصیبٌ مما اکتسبن۔ واسئلوا اللّٰہ من فضلہٖ ان اللّٰہ کان بکل شیءٍ علیما ہ ولکلٍ جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون ؛ (نساء ع)

(و) انتہائی ناچاقی کی حالت میں جیسا کہ مرد کو علیحدہ کرنے کا حق دیا۔ ایسا ہی عورت کو بھی علیحدہ ہونیکا حق دیا۔ گو اس کے ساتھ یہ شرط لگادی۔ کہ قضاء کے ذریعہ سے خلع طلب کرے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عورت بالطبع جنس لطیف ہونے کی وجہ سے مرد کی نسبت زیادہ جذبات کی رَو میں بہنے والی ہے۔ اور یہ احتیاطی پہلو نہایت ہی حکیمانہ ہے ؛

(ز) اولاد کی اعلیٰ سے اعلیٰ تربیت کا اصل ذمہ وار عورت کو ہی قرار دیا ہے۔ الجنّۃ تحت اقدام امھاتکم ؛

اسلام اور حکومت

(۱)۔ حکومت کو رعایا کی ضروریات زندگی اور انکے اخلاق وغیرہ کا ذمہ وار قرار دیا گیا ہے اور حاکم کو مثل گڈریہ کے ٹھیرایا ہے جس کے سپرد مالک ایک ریوڑ کرتا ہے۔ پھر جس طرح اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اُسے بکھرنے اور پراگندہ نہ ہونے دے۔ بھیڑیئے کے حملہ سے بچائے۔ ان کی خوراک اور ان کی صحت کا خیال رکھے۔ ایسا ہی حکومت کا یہ بھی فرض قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کلّکُم راعٍ وکلّکُم مسئولٌ عن رعیّتہٖ۔ الامام راعٍ ومسئولٌ عن رعیّتہٖ والرجلُ راعٍ فی اھلہٖ ومسئولٌ عن رعیّتہٖ والمرأۃُ راعیۃٌ بیتِ زوجھا ومسئولۃ عن رعیّتھا والخادم راعٍ فی مال سیدہٖ ومسئولٌ عن رعیّتہٖ فکلّکم راعٍ مسئولٌ عن رعیّتہٖ (بخاری و مُسلم) آنحضرت صلعم نے امام یعنی صدر حکومت کو خاندان کے ذمہ وار مرد اور گھر کی ذمہ وار عورت اور مالک کے خادم کے ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کرکے اسکی حیثیت واضح کردی۔ صدر حکومت ایک خادم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے سپرد ایک ریوڑ کی نگرانی کی گئی ہے۔ وہ ایک بڑے گھر کا اسی طرح مربی اور نگران ہے۔
جس طرح ماں اپنے گھر کی اور وہ باپ کی طرح ایک بڑے خاندان کے لئے سامان زندگی اور حفاظت
کا مہیا کرنیوالا ہے۔ فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ صدر حکومت کی۔ نوکر کی۔
صاحب خانہ کی ایک ہی حیثیت ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں احمدیت یا حقیقی اسلام)
آنحضرت صلعم اور خلفاء راشدین نے اسلامی حکومت میں اپنی حیثیت اس سے بڑھکر
نہیں سمجھی۔ اور انہوں نے اپنے خزانے نہیں بھرے۔ نہ کسی بادشاہت کی بنیاد ڈالی۔ اور نہ اس کے
لئے جنگ کی۔ اور نہ امور سیاست میں استبداد اور تحکم سے کام لیا۔ ان کا عملدرآمد اس اصل
اصول پر رہا ہے۔ امرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنھم ینفقون۔ باہمی مشورے سے
مہام سلطنت سرانجام دیتے اور جو اموال انہیں ملتے وہ رعیت کی بہبودی کیلئے خرچ
کرتے۔ مثالوں سے یہ امر واضح کیا جاتا ہے ؛

(۱) باوجود سامان عیش وعشرت کے وسائل بالسہولت مہیا ہونے کے نبی کریم صلعم کا خانگی
ساز وسامان ایک معمولی انسان کے ساز وسامان سے بڑھ کر نہ تھا حضرت عمرؓ اتفاق
سے ایک دن بالاخانہ میں آپ کے پاس جاتے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کھجور کی ایک چٹائی
ہے۔ اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے ہیں اور ایک کونے میں
ایک دو چمڑے لٹکے ہوئے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر آنحضرتؐ سے مخاطب ہوئے۔ کہ دو جہان کے
بادشاہ کی یہ حالت ہو۔ اور قیصر وکسریٰ دنیا کے عیش وعشرت کے سامانوں سے محظوظ ہوں
آپؐ نے فرمایا۔ عمرؓ کیا تم بھی اس خیال میں ہو۔ نہ معلوم آپؐ نے کس ادا سے یہ فقرہ بولا۔ کہ
حضرت عمرؓ بے اختیار رو پڑے ؛

(۲) جب آنحضرتؐ فوت ہوتے ہیں۔ تو حضرت عائشہؓ کی شہادت ہے۔ کہ چند صاع جو کے
بدلے آنحضرت صلعم کی زرہ رہن تھی ؛

(۳) دنیا سے ایسی حالت میں جاتے ہیں کہ لانرث ولانورث ماترکناہ صدقۃ ؛

(۴) حضرت عائشہؓ کی شہادت ہے کہ مہینے گذر جاتے کہ ہمارے گھر میں آگ نہ جلتی۔ اور آپؐ کی
زندگی میں گندم کی روٹی کھانی کم ہی نصیب ہوئی ؛

(۵) اپنی بیویوں کی دنیاوی سامانوں کی طرف رغبت دیکھ کر آپؐ انہیں بلاتے ہیں۔ اور فرماتے
ہیں کہ اگر تم دنیا کے ساز وسامان چاہتی ہو۔ فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیلاً (احزاب ع۴) میں تمہیں ساز و سامان دیکر عمدگی کے ساتھ آزاد کئے دیتا ہوں ÷

(۶) ایک دن آنحضرت صلعم مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فارغ ہو کر جلدی سے گھر کے اندر جاتے ہیں جو مسجد کے ساتھ ہی تھا۔ اور گھبراہٹ کے آثار آپؐ کے چہرے پر نمایاں تھے۔ لوگ حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے۔ آخر آپؐ واپس آتے ہیں۔ اور لوگوں کے دریافت کرنے پر آپؐ بتلاتے ہیں۔ کہ فلاں مال سے ایک سونے کا ٹکڑا بچا ہوا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرے گھر میں کوئی مال بچا رہے۔ میں نے فلاں حاجتمند کو بھجوا دیا ہے ÷

خلفاء راشدین نے بھی آپؐ کے اسی پاکیزہ نمونہ پر عمل کر کے بتلا دیا۔ کہ صدر حکومت کی کیا حیثیت ہے۔ اور بیت المال سے اس کا کیا تعلق ہے ÷

(۷) حضرت ابو بکرؓ ایک دن گھر میں آتے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ بیوی کے پاس کچھ نقدی ہے۔ جس سے وہ کچھ سامان خریدنا چاہتی ہے۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتلایا۔ کہ یہ ماہوادی وظیفہ سے بچا کر جمع کیا ہے۔ اور فلاں چیز خریدنا چاہتی ہوں۔ آپؓ نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کم میں گذارہ کر سکتی ہو۔ اور وہ روپیہ لیکر اُن سے بیت المال میں واپس کر دیا ÷

(۸) زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے روایت کی ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہم عمر بن خطابؓ کے ساتھ حرہ[۵۱] اور اقم کی طرف نکلے۔ جب ہم صرار[۵۲] جگہ میں پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کچھ فاصلہ پر آگ جل رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اسلم میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہاں کوئی قافلہ ہے جس کو رات اور سردی نے آگھیرا ہے۔ آؤ چلیں۔ چنانچہ ہم تیز قدم چلے۔ اور جب قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک عورت ہے۔ جس کے ساتھ چھوٹے بچے ہیں۔ اور اس کے پاس ہانڈی آگ پر رکھی ہوئی ہے۔ اور بچے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے السلام علیکم کہا اور قریب آنیکی اجازت مانگی۔ اُس سے حال دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ کھانے پینے کے لئے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور ہنڈیا یونہی خالی بچوں کو بہلانے کے لئے رکھی گئی ہے۔ عورت نے یہ بتلا کر کہا۔ اللہ ہی ہے کہ جو ہمارے اور عمرؓ کے درمیان معاملہ کو نپٹے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ اللہ تم پر رحم کرے۔

---

۵۱ حرہ مدینے کے پاس پتھریلے میدان کا نام ہے اور اقم وہاں ایک پہاڑ ہے ÷

۵۲ مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر ایک کنواں تھا جس کے نام سے وہ جگہ مشہور تھی ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر کو کیا معلوم کہ تمھاری یہ حالت ہے۔ بولی یتولی امرنا ثم یغفل عنا۔ یعنی حکومت اپنے ہاتھ لیتا ہے۔ اور پھر ہم سے غافل رہتا ہے۔ یہ سُن کر مجھے اپنے ساتھ لیا اور جلدی واپس مدینے لوٹے۔ اور آٹے کے مخزن میں گئے۔ اور ایک بوری آٹا اور کچھ گھی وغیرہ کا سامان لیا۔ اور مجھ سے (اسلم سے) کہا کہ یہ میری پیٹھ پر رکھدو۔ مَیں نے انکار کیا۔ جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ انت تحمل وزری یوم القیامۃ۔ کہ قیامت کے دن تم میرا بوجھ اُٹھاؤ گے؟ چنانچہ مَیں نے ان کی پیٹھ پر سامان رکھدیا۔ وہ سامان اُٹھا کر واپس اس عورت کے پاس پہنچے۔ حضرت عمرؓ کے آنسو بہ رہے تھے۔ آپؓ نے اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کیا۔ اور انکو کھلایا پلایا عورت نے شکریہ ادا کیا۔ اور کہنے لگی۔ کنت اولی بھذا الامر من امیر المؤمنین۔ آپ حکومت کے بہ نسبت امیر المومنین کے زیادہ لائق ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ اچھا جب تم امیر المومنین کے پاس جاؤ تو مجھے بھی انشاء اللہ وہیں پاؤ گی۔ اور اچھی بات کا ذکر کرنا۔

(تاریخ عمر بن خطاب مصنفہ امام ابن جوزی)

ب:۔ شریعت اسلامیہ نے گو حاکم کو سیاستاً اور انتظاماً ایک فوقیت دی ہے۔ مگر بحیثیت انسانی حقوق کے اس کو کوئی امتیاز نہیں دیا۔ یہ تو حق حاصل ہے کہ ملک کی بہتری کے لئے بعد مشورہ احکام جاری کرے۔ مگر اسے یہ حق نہیں۔ کہ ذاتی طور پر لوگوں پر حکومت کرے۔ بلکہ ذاتی معاملات میں خلیفہ اور کسی اور شخص کا اگر جھگڑا ہو جائے۔ تو وہ عدالت کے سامنے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا اپنی خلافت کے زمانہ میں اُبَی بن کعب سے جھگڑا ہُوا۔ معاملہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے ان کو اپنے پاس بٹھانا چاہا۔ مگر حضرت عمرؓ فریق مخالف کے پاس جا بیٹھے اور قاضی سے فرمایا یہ پہلی بے انصافی ہے۔

نوٹ:۔ حکومت کے فرائض کی مثالیں بغرض تشریح دیکھیں "احمدیت یا حقیقی اسلام صفحہ ۲۰۲ تا صفحہ ۲۱۱"

قابل توجہ احباب

جناب ناظر تالیف و تصنیف کی جو تحریک برائے توسیع اشاعت ریویو درج ہوئی ہے اس کے متعلق احباب پوری کوشش کر کے منیجر ریویو اُردو و انگریزی کو اطلاع بخشیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایا کے فرائض کیا ہیں؟

آیا حکومت کے متعلق ان کا رویہ انتہائی تعاون اور اطاعت ہو۔ یا یہ کہ اپنے اغراض کے مخالف دیکھ کر اس کی مخالفت کرنا ؛

۱ :- اصولی طور پر شریعت اسلامیہ نے رعایا کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ حکومت کے احکام کی پوری طرح اطاعت کریں۔ خواہ وہ ان کے منشاء کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں۔ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ فان تنازعتم فی شیئٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالك خیرٌ واحسن تأویلا (نساء ع ۸) یعنی اولوالامر کی اطاعت کرو۔ اور اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو جو اصولی ہدایات اللہ اور رسول سے ملی ہیں۔ ان کے ماتحت اس اختلاف کو حل کرو۔ عبادۃ بن صامت رضؓ کہتے ہیں۔ بایعنا رسولَ اللہِ صلعم علی السمع والطاعۃ فی مَنشطِنا ومَکرِھنا وعُسرِنا ویُسرِنا واُثرۃٍ علینا وعلیٰ الّا ننازعَ الامرَ اھلہٗ الّا ان ترو الکفر بواحًا عندکم من اللہِ فیہ برھانٌ (بخاری کتاب الفتن۔ مسلم کتاب الامارۃ) یعنی آنحضرت صلعم نے ہم سے یہ اقرار لیا۔ کہ ہم ہر حالت میں اپنے امیر کی اطاعت کرینگے پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی حالت میں اور عُسر اور یُسر میں خواہ ہمارے حقوق ہمیں ملیں یا ہم سے چھینے جائیں۔ اور یہ کہ ہم کسی حالت میں بھی اپنے امیروں کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازعہ نہیں کرینگے۔ ہاں اگر تم اپنے امیر کے رویہ میں کوئی ایسا کھلا کھلا کفر پاؤ۔ یعنی خدا اور اس کے رسولؐ کے کسی اصول قانون کی ایسی صریح نافرمانی دیکھو۔ جس کے متعلق تمھارے پاس قطعی دلیل موجود ہو۔ تو پھر تمھیں اس کے ساتھ امارۃ کے معاملہ میں تنازعہ کرنے کا حق ہے۔ یہ حدیث مندرجہ بالا آیت کی تشریح ہے۔ اور یہاں کفر صرف عقیدہ کا کفر مُراد نہیں بلکہ قانونِ سیاست اور قانونِ شریعت کے کسی اصل اصول کو توڑنا مُراد ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بے گناہ انسان کا ناجائز قتل بھی کفر قرار دیا ہے۔ امیر کے خلاف سر اُٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ کفر بالکل صریح اور کھُلا کھُلا ہو۔ اور کسی اجتہادی غلطی اور مشتبہ حالات کا نتیجہ نہ ہو۔ حتیٰ کہ امیر کی برّیت کے لئے امکانی طور پر بھی کوئی دروازہ کھُلا نہ ہے۔ اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امارۃ ملک کے امن و امان کے لئے خطرناک صورت اختیار نہ کر لے +

ب :- اس انتہائی حالت میں بھی اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ امیر کی مملکت میں رہتے ہوئے اور اس کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھتے ہوئے اس کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا جائے۔ تا ملک کے اندر خانہ جنگی کی صورت پیدا نہ ہو۔ لیکن اجازت دی ہے کہ اس کے حدود امارت سے باہر نکل جائیں۔ اور پھر اس کی برطرفی کے لئے کوشاں ہوں چنانچہ آنحضرت صلعم کی ہجرت بھی اسی اصل کے ماتحت وقوع میں آئی تھی۔ اور نیز فرعون کے ملک سے بنی اسرائیل کی ہجرت بھی اسی صورت سے ملتی جُلتی حضرت امام حسینؓ اور عبداللہ ابن زبیرؓ کی بغاوت تھی۔ معاویہؓ کی انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی۔ جب تک معاویہؓ زندہ رہے۔ انہوں نے یزید کی خلافت کے متعلق کوئی آواز نہیں اُٹھائی۔ معاویہ کے مرنے کے بعد چونکہ یزید کی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی اس لئے وہ اس کی حدود خلافت سے باہر تھے۔ اور انہوں نے اس کے عزل کی کوشش کی۔ کیونکہ اس کی خلافت کے لئے بیعت شریعت اسلامیہ کے اصول کے خلاف وقوع میں آئی +

ج :- اگر کوئی امر لوگوں کو باہر نکلنے سے جبراً روکے۔ تو پھر کیا طریق اختیار کیا جائے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا (بقرہ ع ۴۰) فرعون نے بھی بنی اسرائیل کو روکنے کے لئے اُن کا تعاقب کیا تھا۔ اور قرآن مجید اس کے اس فعل کو خدائی قانون سے بغاوت اور ظلم کا مترادف قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیاً وعدواً الخ (یونس ع ۹) ظلم کی انتہائی حد میں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی رہائی کے لئے غیب سے سامان بہم پہنچاتا ہے +

حضرت عیسیٰ کا نزول

بیت المقدس سے ایک امریکن نامہ نگار رقمطراز ہے کہ توریت کی پیشین گوئی کی بنا پر فلسطین کے یہودیوں کی ایک جماعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اُترنے کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ حضرت مسیحؑ کے نزول کا زمانہ آگیا ہے وہ عنقریب جلوہ گر ہوں گے اور تمام دنیا کو مصائب سے نجات دلائیں گے +

فلسطین میں پچاس ہزار یہودی صبح و شام روزانہ نماز پڑھتے اور خشوع اور خضوع سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ جلد نازل ہوں۔ یہودی براق میں جا کر پہلے توریت کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں اسوقت ان کا قیس اپنے دونو ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے قوم کیلئے دُعا اور مسیح کی آمد کی التجا کرتا ہے +

نامہ نگار آگے چلکر بیان کرتا ہے کہ بعض یہودیوں نے اُسے پورا یقین دلایا ہے کہ مسیح علیہ السلام اب بہت جلد آسمان سے اُتر آئینگے +

(اے کاش ان غافلوں کو معلوم ہو کہ مسیح آچکا اور اس کا دوبارہ نزول بھی ہو چکا + ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

قابلِ توجہ احمدی احباب

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہو گا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن ابتک اس رسالہ کے شائع کرنیکے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ میں اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہو گا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو خدا تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

برادران کرام! یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے نام جاری فرمایا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہیں۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں اپنے آقا کا یہ ارشاد بھول ہی گیا ہے۔ تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ پس اب میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم جماعت کے مخلص احباب کو یاد دلاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ۱۹۰۳ء میں جاری ہوا۔ اور اسوقت حضورؑ نے فرمایا کہ "اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔" اب تو خدا کے فضل سے جماعت کی تعداد اسوقت کی نسبت کئی گنا ترقی کر گئی ہے۔

پس اس لئے اس تعداد کو پورا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں کہتا ہوں کہ "اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کیلئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔" جو احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے اور اس کوشش میں لگ جائینگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعداد کو پورا کریں ان کے نام سلسلہ کے اخبارات میں شائع کئے جائینگے تا دوسرے احباب کو بھی ان کے ذریعہ سے تحریک ہو۔ اور انکے نام انصار اللہ کی فہرست میں دیکھ کر کوئی درد مند دل ان کے لئے دعا کرے ؛

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں :-

(۱) انگریزی ریویو اور اُردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں ؛

(۲) جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کرکے ناظم طبع واشاعت کو اجازت دیں۔ کہ وہ کسی غیر مُسلم یا غیر احمدی کے نام انگریزی رسالہ جاری کردیں۔ اور احباب انگریزی ریویو کا سالانہ چندہ ہر سال باقاعدہ ادا کرتے رہیں ؛

(۳) جو احباب انگریزی ریویو خود پڑھ سکتے ہیں وہ انگریزی رسالہ صرف اپنے نام جاری کرائیں بلکہ دوسرے لوگوں یعنی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے نام بھی جاری کرا کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنیوالوں کی فہرست میں اپنے آپ کو داخل کریں ؛

(۴) ایک اور ذریعہ بھی ہے جس سے رسالہ کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کیلئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اسکی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ پس کیا کوئی ایسا دوست ہے جو اس طرح رسالہ کی امداد کرنے کیلئے تیار ہو۔ انکی یہ خدمت نقد روپیہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ قیمتی ہوگی۔ ایسے احباب بھی اپنے ارادہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں ؛

(۵) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کرکے انکو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں میں سے کسی نہ کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں ؛

(۶) غیر احمدی و غیر مُسلم لوگوں میں رسالہ ریویو انگریزی و اُردو کے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کریں ؛

یہ وہ ذریعے ہیں جن سے حضرت مسیح موعودؑ کے حکم کی تعمیل ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل توفیق بخشے۔ تاہم خدا کی فہرست میں حضرت مسیح موعودؑ کے وفادار غلاموں میں لکھے جائیں ؛

(ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف نوٹ

(نوشتہ صاحبزادہ عبدالوہاب عمر)

مسیحؑ کی آمد ثانی

ہیرلڈ آف ہیلتھ نے مسیحؑ کی آمد ثانی پر ایک دلچسپ مقالہ لکھا ہے مسٹر گینی رقمطراز ہے کہ صحیفوں سے مسیح کی آمد کی کوئی خاص تاریخ تو نہیں معلوم ہوتی۔ مگر اس سلسلہ میں یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ نئے اور پرانے عہدنامے میں مسیح کی آمد ثانی کے کچھ نشان لکھے ہیں۔ مسیح کے حواریوں نے مسیح سے دریافت کیا۔ کہ تیری آمد اور آخرت کے کیا نشان ہیں اُس نے بتلایا۔ کہ زمین اور آسمان میں کئی نشانیاں ظاہر ہونگی۔ پانی پر بھی نشان ظاہر ہونگے۔ پھر مسیح نے انہیں کہا کہ جو مَیں تمھیں کہتا ہوں وہی سب کو کہتا ہوں ؛

وہ لکھتے ہیں۔ ہم کو وفادار خادموں کی طرح مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہمیں اُس تاریخ کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُس کی تعلیم کی خوبیوں کو تلاش کرکے اس پر عمل کرنا چاہیئے ؛

مسیح کی آمد ثانی کی ایک نشانی دنیا میں لامذہبی کا پیدا ہوجانا ہے۔ ایک حواری نے مسیح سے دریافت کیا۔ کہ جب تیری آمد ثانی ہوگی تو کیا دنیا میں ایماندار لوگ موجود ہونگے۔ بائیبل میں اس سوال کا جواب موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم لوگ اس پر ایمان لانیوالے باقی رہینگے۔ پال لکھتا ہے کہ اُسوقت لوگ مذہبی اصولوں پر عمل کرنا چھوڑ دینگے۔ اب یقیناً وہ وقت آگیا ہے جب لوگوں نے مذہب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے ؛

لمبی عمریں

ٹوکیو کے محکمۂ حفظان صحت کی رائے ہے کہ لمبی عمریں عام طور پر ورثہ میں ملتی ہیں ؛

ماہرین نے ۱۴۰۰۰ انسانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جن کی عمر اسّی سال سے اوپر تھی۔ بادشاہ نے اپنی سالگرہ کے موقعہ پر انہیں مبارکباد دی۔ ان لوگوں میں اکثر ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے خاندانوں کے افراد کی عمریں عموماً لمبی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر متوسط الحال خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے نہ زیادہ غریب نہ زیادہ امیر ؛

مردوں میں ۵۰ فیصدی اور عورتوں میں سے نوّے فیصدی ایسے تھے جنھوں نے کبھی شراب نہیں پی۔ جو پیتے بھی تھے وہ بھی نہایت ہلکی شراب پیتے تھے ؛

۷۵ فیصدی مرد کسان تھے۔ اور ان میں اکثر اپنے ماں باپ کے پہلے اور دوسرے لڑکے نہ تھے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے تار برقی کے ذریعہ طبّی مشورہ

نیویارک کا اخبار پاپولر ریڈیو اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کرتا ہوا لکھتا ہے کہ بے تار برقی کے ذریعہ سے کس طرح ڈاکٹر خشکی پر بیٹھے ہوئے دُور دراز مقامات سے جہازوں کے مریضوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ ملّاح اب بہترین ڈاکٹروں سے طبّی مشورہ لے سکتے ہیں خواہ ڈاکٹر اُن سے کئی ہزار میل دُور بیٹھا ہو۔ بہت سے جہاز ایسے ہیں کہ اُن پر کوئی ڈاکٹر سفر نہیں کرتا۔ مال کے جہاز، سٹیمر، پھل اور مچھلی کے جہاز پر عموماً بہت کم ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ صرف ۲۵ فیصدی جہازوں پر ڈاکٹر سفر کرتے ہیں؛

تخفیف اسلحہ

جنگ عظیم کے بعد جو صلحنامے ہوئے اُن میں ایک اہم بات تخفیف اسلحہ کی تھی کہ تمام ملک اپنے اپنے جنگی اسلحہ کم کر دیں؛

جرمنی کی فوج صرف ایک لاکھ باقی رکھی گئی۔ اور نئے اسلحہ جات بنانے پر بھی پابندیاں عائد کی گئیں۔ مسٹر ڈکسٹر "ورلڈ یونیٹی" میں لکھتے ہیں کہ اسی قسم کے معاہدات آسٹریا، ہنگری اور بلغاریہ سے بھی ہوئے۔ اور جمعیۃ الاقوام کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ اس تخفیف کو عالمگیر بنایا جاوے؛

سنہ ۱۹۲۵ء کے آخر میں تخفیف اسلحہ کے لئے ایک کمشن مقرر کیا گیا۔ جس میں نہ صرف لیگ کے یورو پین ممبر شریک ہوئے بلکہ امریکہ، جرمنی اور سنہ ۱۹۲۷ء کے بعد سویٹ روس کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ پانچ سال کے عرصہ میں اس کمیشن کے کئی اجلاس ہوئے۔ پچھلے سال انہوں نے کام کو ختم کیا۔ امید ہے کہ اس سے دنیا میں امن قائم کرنے میں بہت مدد ملیگی؛

گاڑی میں آرام و آسائش کے سامان

برطانیہ میں مسافروں کے آرام کے لئے معتدبہ تبدیلیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم ایل۔ این۔ ای ریلوے نے اُٹھایا ہے۔ ڈاک گاڑی میں سونے کے لئے علیحدہ کمرے ہیں۔ بستر ریلوے کی طرف سے مہیّا کیا جاتا ہے۔ ایک قد آدم آئینہ سنگار کے لئے۔ نہانے کے لئے گرم و سرد پانی فرش پر ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ مطالعہ کے لئے لمپ اور میزیں ہیں۔ کمرہ کو گرم کرنے کے لئے بھی عمدہ انتظام ہے۔ غرضکہ ہر طرح آرام کے سامان مہیّا ہیں؛

مندرجہ بالا نوٹ ہمارے ناظرین کو وہ پیشگوئیاں مدِّ نظر رکھتے ہوئے پڑھنا چاہیئے۔ جو رسول کریم صلعم نے آخری زمانہ کے متعلق فرمائیں؛

ہندوستان میں بچپن کی شادیاں

ہندوستان میں بچپن کی شادیوں کے بے حد خراب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۹۰۰۰۰۰۰ شادی شدہ لڑکیوں میں سے ۴۰۰۰۰۰ لڑکیاں ۱۴ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں۔ مسٹر سٹرک لینڈ انگلش ریویو میں اُن مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے جو سوشل اصلاحات کے راستہ میں حائل ہوتی ہیں لکھتے ہیں۔ سوسائٹی کے رواج ایسے ہیں کہ بیوہ لڑکیوں کو خاوند نہیں مل سکتے۔ ہمارے ملک میں ۵۰ فیصدی لڑکیوں کی شادیاں ۱۵ سال کی عمر سے پہلے ہو جاتی ہیں مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں میں یہ مرض بہت زیادہ ہے۔ ہندوستانی جماعتوں میں سے صرف عیسائیوں میں شادی کی عمر زیادہ ہے۔ اصلاح کی ضرورت ہے اسمبلی کے ریزولیشن اور وویمن ایسوسی ایشن کے متواتر تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شادی کی عمر لڑکی کے لئے ۱۵ سال مقرر کی گئی ہے ؛

تھامس ایڈیسن

تھامس ایڈیسن ۸۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپنے بوجہ علالت قریباً چار ہفتہ سے کام چھوڑ رکھا تھا۔ اور آپکے ایک عزیز کا خیال تھا کہ غالباً اب آپ بڑھاپے کی وجہ سے اپنے کام سے ریٹائر ہو جائینگے ؛

کچھ عرصہ سے آپکی صحت اچھی نہ تھی۔ اور پچھلی گرم رو نے آپکی صحت اور بھی زیادہ خراب کر دی۔ ڈاکٹروں نے آپکو آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا ؛

آپنے پچاس سال سے زائد عرصہ دس گھنٹہ روزانہ کام کیا۔ موجد بننے سے پہلے آپ اخبار بیچا کرتے تھے۔ اسکے بعد ریلوے ٹیلیگراف کے محکمے میں کام کرتے رہے پھر انجینیرنگ میں مشغول رہے گذشتہ بیس سال سے آپنے سائنس میں حیرت انگیز انکشافات کرنے شروع کر دیئے اور اس وقت ایک ہزار ایجادات آپکے نام پر پیٹنٹ ہیں ؛

آپنے گراموفون۔ بجلی کی روشنی، ٹیلیفون، اور متحرک تصاویر ایجاد کیں۔ آپ کہا کرتے تھے "کامیابی کے لئے ایک فیصدی غیر معمولی فطرتی ذہانت اور ۹۹ فیصدی محنت اور استقلال کی ضرورت ہے" (ختم شد)

آپنے اب تک توسیع اشاعت ریویو اُردو کے متعلق کیا کارروائی کی ہے آپ کا ملّی فرض ہے کہ اس کی اشاعت بڑھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خواہش کو پورا کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

کرۂ ارض کے رائج الوقت سمت

{یہ سن میں نے ایک ہندو اخبار سے نقل کیے ہیں تا معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ مجدد الف آخر کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہر صدی کا سر جمع کر دیا۔ بموجب حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔ (ایڈیٹر)}

نمبر	نام سمت	کب سے پرچلت ہیں	کتنا وقت ہوا
۱	سرشٹی سمت	سرشٹی آرمبھ سے پرچلت	۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱
۲	ویدک کاریہ سمت	״ ״ ״ ״ ״	۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱
۳	چینی سمت	چین کے پرتھم سمراٹ سے	۱۶۰۰۲۴۳۱
۴	خطائی سمت	خطا نگر کے پرتھم بسانیوالے سے	۸۸۸۴۰۳۰۴
۵	پارسی سمت	ایران کے پرتھم سمراٹ سے	۸۹۹۰۱
۶	کالڈیا سمت	یہ سمت پرتھم پرشوں سے	۱۵۱۹۳۱
۷	مصری سمت	مصر کے پرتھم سمراٹ	۲۷۵۸۵
۸	قسطنطنیہ سمت	ہیمن بادشاہ سے	۷۵۳۷
۹	اناکا ״	״ ״ ״	۴۷۲۳
۱۰	جلین ״	״ ״ ״	۶۶۴۴
۱۱	عیسائی دنیا	آدم اور سنسار کی دنیا سے	۵۹۳۵
۱۲	عبرانی سمت	آدم اور سنسار کی اُتپتی سے	۵۹۳۵
۱۳	یہودی سمت	آدم اور حواؑ کی پیدائش سے	۵۶۹۱
۱۴	کلجگی سمت	کلجگ کے آرمبھ سے	۵۰۳۱
۱۵	یُدھشٹر	مہاراج یُدھشٹر کے راج تلک سے	۵۰۳۱
۱۶	نوحؑ کا سمت	نوحؑ کے وقت سے	۵۰۳۰
۱۷	پرسرام کا سمت	مروجہ مگر دل کے راس کماری تک	۴۱۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر	نام سمت	کب سے پرچلت ہیں	کتنا وقت ہوا
۱۸	ابراہیمؑ کا سمت	حضرت ابراہیمؑ سے	۳۸۵۲
۱۹	سپارٹا کا سمت	شہر سپارٹا کی بنیاد سے	۳۶۳۵
۲۰	موسوی سمت	حضرت موسیٰؑ کے سمت	۳۵۰۴
۲۱	داؤدی سمت	حضرت داؤدؑ کے وقت سے	۲۹۶۶
۲۲	یونانی سمت	اولمپیا کے اکھاڑے سے	۲۷۰۷
۲۳	رومی "	شہر روم کی نیو کے دن سے	۲۶۸۴
۲۴	ناب ساری سمت	بابل کے پرتھم سمراٹ سے	۲۶۷۸
۲۵	بُدھ سمت	بُدھ کی پچاسویں ورش گانٹھ سے	۲۵۰۵
۲۶	برہمی "	بعد پیاجن راہن سے	۲۴۷۵
۲۷	ویرمزدان سمت	مہاویر مزدان سے	۲۴۵۷
۲۸	سکندری سمت	سکندر سمراٹ کے جنم سے	۲۲۸۵
۲۹	شنکراچاریہ "	جگت گورو شنکراچاریہ کے سمہ سے	۲۲۰۰
۳۰	بکرمی سمت	راجا بکرم کے راج تلک سے	۱۹۸۸
۳۱	عیسوی سمت	حضرت عیسیٰؑ کے جنم سے ۴۰ ورش کے بعد	۱۹۳۱
۳۲	شالباہن سمت	راجہ شالباہن سے	۱۸۵۳
۳۳	محمدی سمت	حضرت محمد صلعم جب مکّہ سے مدینہ گئے	۱۳۴۹
۳۴	بنگالی سمت	مروّجہ دکن بنگال سے	۱۳۳۷
۳۵	یدی جادی سمت	پارسی سمت ۶ رجون ۱۳۴۲ء سے	۱۳۰۰
۳۶	شاہو سمت	پرتھم مروّجہ مہاراشٹر سے	۵۹۹
۳۷	نانک شاہی سمت	گورونانک صاحب کے جنم سے	۴۶۱
۳۸	ولائیتی سمت	مروّجہ یکم ستمبر ۱۵۵۵ء سے	۳۷۶
۳۹	تُلسی سمت	گورو سوامی تلسی داس جی کی سرتیو سے	۳۰۶
۴۰	دیانند "	سوامی دیانند سرسوتی جی کے جنم سے	۱۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشتیٔ نوح

سائنسدان اس امر پر متفق ہیں کہ زمانۂ قبل تاریخ میں متعدد سیلاب آئے لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ بائیبل میں جس سیلاب کا ذکر ہے وہ بائیبل کے بیان کے مطابق ولادت مسیحؑ سے ۲۴۶۰ سال قبل اُٹھا اور حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے میں ۱۲۰ سال لگے۔ یہ کشتی سرو کی قسم کی ایک لکڑی سے بنائی گئی تھی۔ کیونکہ اسکے خوشبو روغن کی وجہ سے اس میں تباہ کُن کیڑے پیدا نہیں ہو سکتے تھے کشتی کے اندر اور باہر سیاہ روغن کی تہ جمائی گئی تھی۔ تاکہ اس میں پانی داخل نہ ہو سکے۔ مسٹر سٹرونگ کا بیان ہے کہ بائیبل کی روایت کے بموجب اس کشتی کو تعمیر ہوئے۔ قریباً ۴۳۹۰ سال گذر چکے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۲۸ء میں کیش (عراق) کے کھنڈرات میں شاہان کلدان کے ایک رتھ کے چوبی پہیئے دستیاب ہوئے۔ جو زمین میں ۴۵ فٹ کی گہرائی پر تحت الارض سطح آب سے صرف ایک فٹ اوپر پڑے تھے۔ یہ پہیئے شکاگو کے عجائب خانہ میں رکھے گئے ہیں اور ابھی تک اچھی خاصی حالت میں ہیں۔ کشتی نوحؑ ایک بلند پہاڑی پر بنائی گئی تھی۔ جہاں ہوا دقیق اور خشک ہوتی ہے۔ اگر یہ کشتی انسانی ہاتھ یا قدرتی حوادث سے تباہ نہیں ہوئی تو قوی امید ہے کہ تلاش کرنے پر دستیاب ہو سکیگی۔ بائیبل کے کسی بیان کے مطابق اسکا طول ۳۰۰ مکعب عرض ۵۰ مکعب اور بلندی ۳۰ مکعب ہے۔ مکعب کا پیمانہ مختلف ہے ایرانی مکعب ۲۰٫۷ انچ کے قریب ہے اسکے مطابق کشتی نوحؑ کی لمبائی ۵۱۷ فٹ ہوئی۔

سر اسحاق نیوٹن نے اپنی کتاب یہودیوں کے مقدس مکعب میں لکھا ہے کہ کشتی نوحؑ میں جو مکعب مدنظر رکھا گیا وہ ۲۵ انچ لمبا تھا۔ اس حساب سے کشتی کی لمبائی ۶۲۵ فٹ چوڑائی ۱۰۴ فٹ اور بلندی ½۶۲ فٹ ہوتی ہے۔ اور اسمیں ایک لاکھ ٹن وزن سما سکتا ہے بالفاظ دیگر بار برداری کے نقطۂ خیال سے بیسویں صدی کے دخانی اور برقی جہاز "لیوی ایتھن" ۹۶۵ فٹ لمبا ہے اور اس میں صرف ۵۹۹۷۰ ٹن وزن کی گنجائش ہے۔ مسٹر سٹرونگ اپنے اعلان میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر کشتی نوحؑ ایسی عظیم شے دس ہزار فٹ کی بلندی پر ایک دفعہ مل جائے تو اس سے سائینس کے مسئلہ ارتقا کی دھجیاں اُڑ جائینگی۔ اور اس سے مذہبی اعتقاد کو بیحد تقویت پہنچیگی"

انیسویں صدی میں ہالینڈ کے ایک انجینئر نے کشتی نوحؑ کے پیمانہ پر ایک جہاز بنانا شروع کیا۔ احباب نے اس کا مضحکہ اُڑایا لیکن جب جہاز مکمل ہوا تو انہیں پتہ چلا کہ یہ جہاز مروجہ پیمانہ کے مطابق بنائے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہازوں کے مقابلہ میں ۲۰ فیصدی زیادہ اسباب اُٹھا سکتا ہے۔ اور اسکی رفتار دس۱۰ فیصدی زیادہ ہے۔ جناب نوح علیہ السلام حضرت آدمؑ کی دسویں پُشت میں تھے۔ اس زمانہ میں پیتل اور لوہے سے کام لیا جاتا تھا یہ سوال ابھی تک حل طلب ہے کہ جناب نوح علیہ السّلام نے اپنی کشتی میں پیتل یا لوہا استعمال کیا تھا یا نہیں ÷

مسٹر سٹرونگ اپنے اعلان میں اِس دعویٰ کی تردید کرتے ہیں کہ کشتیٔ نوحؑ میں حیوانات کی غیر محدود تعداد سوار تھی۔ اِس زمانہ میں حیوانوں اور پرندوں کی اقسام ۶ سو سے کم تھیں۔ اس میں آٹھ انسان تھے۔ حیوانات کی کل تعداد ۳ سو سے زیادہ نہیں ہو سکتی ۵۰ اقسام کے پرندے تھے۔ اگر انکے سات سات جوڑے شمار کیے جائیں تو انکی تعداد ۲۱۰۰ بنتی ہے۔ انسانوں حیوانوں اور پرندوں کی مجموعی تعداد جو کشتی میں سوار ہوئی ۲۷۴۸ سے زیادہ نہ تھی۔ لہذا رینگنے والی مخلوق کے لئے کافی گنجائش تھی۔ ۴۰ سو روز تک رات دن بارش ہوتی رہی کشتی ۵ ماہ تک تیرتی رہی۔ بارش شروع ہونیکے دس۱۰ ماہ اور بارہ دن بعد کشتی کی چھت اُتار لی گئی اور بارہ ماہ ۱۱ دن بعد حضرت نوحؑ اور دوسرے جانور کشتی سے اُترے ÷

کلینڈر لیگ آف نیشنز
اور یوم جمعہ

اخبار بین حضرات ناواقف نہ ہونگے۔ کہ کچھ عرصہ قبل اخبارات میں یہ تحریک ہو رہی تھی کہ لیگ آف نیشن سال کے تیرہ۱۳ مہینے اور مہینے کے اٹھائیس۲۸ دن دنیا میں رائج کرنا چاہتی ہے ÷

دنیوی حیثیت سے بارہ مہینے مفید ہیں یا تیرہ؟ اس سے سرِدست کوئی بحث نہیں بلکہ آج دکھلانا یہ مقصود ہے۔ کہ اسوقت سنہ ۱۹۳۳ء سے لغایت سنہ ۱۹۳۹ء کا کلینڈر جس کو "انٹرنیشنل ریلجن لیبرٹی ایسوسی ایشن پونہ" نے شائع کیا ہے۔ اسمیں جمعہ کا دن کسی سال تو جمعرات کو کسی سال بدھ وار کو اور کسی سال منگلوار کو ہوتا ہوا ہمیشہ بدلتا رہیگا۔ جسکے لئے یہ کہنا پڑیگا کہ ہمیں جمعہ کا دن یاد رکھنے کے واسطے علیحدہ کلینڈر شائع کرنے ہونگے کہ اس سال کی فلاں فلاں تاریخوں میں جمعہ ہوگا۔ اگرچہ وہ دن جمعہ کا ہوگا یا بدھ کا ÷

افراس تلاطم اور مذہبی دن کے خلط ملط ہونے کی وجہ کیا ہے؟ سُن لیجئے :۔

سنہ ۱۹۳۳ء سے نیا کلینڈر دُنیا میں مروّج ہوجاویگا۔ جسکا ہر سال تیرہ۱۳ مہینے کا اور ہر مہینہ اٹھائیس دن کا ہوگا۔ ہر مہینہ اتوار کو شروع ہوکر سنیچر کو ختم ہُوا کریگا۔ چونکہ سال کے ۳۶۵ دن ہوتے ہیں۔ لہذا ہر سال کے اختتام پر ایک بیلنگ ڈے یا زیرو ڈے یعنی خالی دن ہوگا۔ جو کسی شمار و قطار میں نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی نام ہُوا کریگا۔ لیپ کے سال میں یہ بیلنگ ڈے بجائے ایک کے دو ہُوا کرینگے ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک دن اور سال لیپ کے اختتام پر دو دن گذر جانے کے بعد پھر نیا سال شروع ہُوا کریگا یعنی ہر یکم جنوری کے دن کا نام اتوار ہوگا - اگرچہ دن کوئی ہی کیوں نہ ہو - مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ فرمادیں :-

سنہ ۱۹۳۳ء میں جمعہ کا دن جمعہ کو ہوگا
سنہ ۱۹۳۴ء 〃 〃 〃 جمعرات 〃
سنہ ۱۹۳۵ء 〃 〃 〃 〃 بدھوار 〃
سنہ ۱۹۳۶ء جون تک 〃 〃 〃 منگلوار 〃 } سال لیپ
بعدہٗ 〃 〃 〃 سوموار 〃
سنہ ۱۹۳۷ء 〃 〃 〃 اتوار 〃
سنہ ۱۹۳۸ء 〃 〃 〃 〃 سنیچر 〃
سنہ ۱۹۳۹ء 〃 〃 〃 〃 جمعہ 〃

صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کا جمعہ خطرہ میں ہے - بلکہ عیسائیوں کا اتوار اور یہودیوں کا سنیچر بھی اسی میں غائب ہوگیا۔ مسلمان بدھوار کو نماز "جمعہ" پڑھینگے تو یہودی جمعرات کو یوم سبت منائینگے عیسائی اتوار کی بجائے جمعہ کو گرجا میں عبادت کرینگے ۔ مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے کہ خدا اور اُسکے رسول صلعم نے جمعہ کا دن ہمارے واسطے باعث رحمت بخشش بنایا ہے۔ ایک جمعہ کی نماز ادا کرنے سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں جمعہ قبولیت دعا اور عبادت کا دن ہے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ اغیار کس طرح دھوکے اور مغالطے میں ڈال کر ہم سے جمعہ جیسے متبرک دن کو ہمیشہ کے واسطے بھول جانے کا حکم نافذ کرتے ہیں ۔

مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف پر زور آواز بلند کریں کہ یہ طریقہ ہمارے مذہب میں دست درازی کے واسطے ایجاد کیا جا رہا ہے - ہم اسکے ماننے کے واسطے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں تاوقتیکہ ہر نئے سال کو جس دن سے وہ شروع ہوتا ہے - اُسی دن سے شروع کیا جاوے ۔ (رازی کلکتہ)

تقسیم اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں - اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے ۔

ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲/ سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا - اور اُجرت حسب ذیل ہے :-

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۲ روپے
چھ ماہ	〃	۲۳ 〃	〃	۱۲ 〃
تین ماہ	〃	۱۲ 〃	〃	۷ 〃

فی اشاعت ایک صفحہ ۴/۱/ روپے ۔ نصف ۲/۱/ روپے ۔ فی سطر ۴/

(مینجر ریویو اردو - قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایاداران ۱۹۳۱ء

رسالے کے ۱۲ نمبر ہم خریداروں کو پہنچا چکے۔ مگر ان چند خریداروں میں سے جن کی تعداد بتاتے ہمیں شرم آتی ہے یہ قریباً ایکسو اصحاب ہیں جن کی طرف سے تاحال یا اسکے کسی حصے کا چندہ وصول نہیں ہوا مہربانی فرماکر جلسے پر پہنچا کر مشکور فرمائیں ٭ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام و مقام
۲۰۷	نظام الدین صاحب جوڑا
۲۱۵	خلف میاں غلام محمد۔ محمد عمر چوہ بھیکھو
۲۷۵	حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ
۲۸۰	محمد فضل خانصاحب چنگا بنگیال
۲۸۶	غلام رسول صاحب بدوملہی
۲۹۰	سید بہادل شاہ صاحب شاہپور
۳۱۴	سربلند خانصاحب ڈیرہ غازیخاں
۳۱۸	عمر الدین صاحب - بنگہ
۳۲۳	عبد الحی صاحب پٹواری موکھیانہ
۳۲۴	محمد یوسف صاحب ماچھیواڑہ
۳۲۸	وزیر علی صاحب پٹواری ستیانہ
۳۴۰	محمد جلال الدین صاحب بھڈیار صابو
۴۰۱	غلام جبار صاحب - بریلی
۴۲۴	محمد اسماعیل صاحب کوٹ رادھاکشن
۴۳۱	بابو علی محمد صاحب - مزنگ
۴۴۶	صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ٹوپی
۴۵۸	ایم غلام محمد صاحب شادن لنڈ
۴۵۹	میر عمر خطاب خانصاحب شبقدر
۴۷۰	مولا بخش صاحب مغلپورہ لاہور
۵۴۶	سلطان احمد چک ۹۹
۶۰۰	ملک غلام علی صاحب چک ۸۶
۶۳۲	محمد اکرام صاحب مقام داتہ
۶۵۱	مبارک احمد - جموں
۶۵۷	حافظ عبد الجلیل صاحب لاہور
۷۲۴	عنایت اللہ صاحب وچھوکی
۷۳۵	میاں رشید احمد صاحب بصیر پور
۷۴۹	صوفی ابرار حسین صاحب مراد آباد
۷۵۵	مستری روشن دین صاحب رنگپور
۷۶۴	غلام رسول صاحب گھٹیالیاں
۸۵۰	محمد حسین صاحب سیالکوٹ
۹۲۰	غلام مرتضیٰ صاحب گمھیانہ
۹۱۰	غلام محی الدین صاحب کیتھال

نمبر خریداری	نام و مقام
۹۳۳	محمد عبد المجید صاحب بھینی
۹۵۳	حسین بخش صاحب پٹواری چک ۳۲۸
۹۷۳	محمد اسلم صاحب بھروکے دریکاں
۹۷۷	سید محمد حسین صاحب ظفروال
۱۰۱۸	قادر بخش و الٰہی بخش صاحبان
۱۰۷۲	حافظ عبد العلی صاحب بھوسے وکیل - حیدر آباد دکن
۱۰۸۴	محمد یعقوب صاحب گوکھووال
۱۰۹۶	غلام احمد صاحب نمبردار بگووالہ
۱۱۵۵	بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ
۱۱۶۹	محمد یوسف صاحب لاہور
۱۱۹۸	اظہار حسین صاحب مراد آباد
۱۲۳۴	عبد الغفور صاحب برمحمد بشیر گنج
۱۲۴۶	امیر الدین صاحب گجرات
۱۲۸۱	مستری اللہ دین صاحب - سامانہ
۱۳۰۱	خیر الدین صاحب سراج۔ رسول
۱۳۰۹	اللہ دتا صاحب مقام گوٹی
۱۳۲۷	فخر الاسلام صاحب جہلم
۱۳۵۲	مولوی نظام الدین صاحب مبلغ قادیان
۱۵۶۷	ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیان
۱۵۷۸	محمد عظیم الدین صاحب حسین پور
۱۵۸۹	مولوی قطب الدین صاحب شورکوٹ
۱۶۱۵	عنایت اللہ خانصاحب سابوکے
۱۶۱۶	محمد حبیب الرحمن صاحب ناگپور
۱۶۸۸	عبد الکریم صاحب بہلوال
۱۷۱۷	سید مبارک احمد صاحب شیر گڑھ
۱۷۱۶	نذیر احمد صاحب جلال آباد
۱۷۴۴	محمد اسماعیل صاحب گجرانوالہ
۱۷۸۱	مولوی سید عبد الخالق صاحب کٹک

نمبر خریداری	نام و مقام
۱۷۲۸	محمد رفیع خان صاحب کاسگنج
۱۷۴۲	محمد اسماعیل صاحب پلیڈر مالنہ
۱۷۴۳	عبد الحمید صاحب کوئٹہ
۱۸۳۷	مرزا دلاور علی بیگ صاحب حیدر آباد دکن
۱۸۵۵	محمد وزیر علی صاحب بشنو پور
۱۸۶۷	محمد الدین صاحب تخت ہزارہ
۱۹۰۰	نور الدین صاحب چک ۹
۱۹۳۸	مرزا محمد شریف بیگ صاحب لنگروال
۱۹۴۵	فضلدین صاحب اتھال رجوری
۱۹۶۴	محمد عزیز صاحب خانگی
۱۹۶۹	چوہدری بشیر احمد صاحب گجرات
۱۹۷۳	ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب پشاور
	کوٹلی
۱۹۹۶	محمد ابراہیم علی صاحب حیدر آباد دکن
۲۰۰۴	حافظ محمد عمر صاحب ڈیرہ غازیخان
۲۰۰۶	فضل الٰہی صاحب پٹواری چنتڑ

نمبر خریداری	نام و مقام
۲۰۰۹	عبد الرحمن صاحب ڈیرہ غازیخاں
۲۰۱۷	عبد الرشید صاحب بگول
۲۰۱۸	غلام محی الدین صاحب چشتی ڈاکخانہ علی بھائی
۲۰۲۸	ڈاکٹر شہاب الدین صاحب ہنورا
۲۰۳۴	مخدوم علی صاحب ناگر کرنول
۲۰۳۵	نور بی بی صاحبہ جھجو والہ
۲۰۳۶	دار المطالعہ احمدیہ دہلی
۲۰۳۸	محمود احمد صاحب کھیوا
۲۰۴۱	محمد سعید صاحب چکوال
۲۰۴۳	مولوی علی محمد صاحب بڑھا گورایا
۲۰۴۶	غلام محی الدین صاحب مظفر گڑھ
۲۰۵۱	مظفر علی صاحب لاہور
۲۰۵۲	فضل الٰہی صاحب نوشہرہ
۲۰۵۳	مرزا عبد الحق صاحب گورداسپور
۲۰۵۶	ادی ہندو لائبریری الٰہ آباد
۲۰۶۷	عبد الجلیل صاحب مزنگ

ہر ایک نام سے پہلے عالیجناب پڑھا جائے ٭

ریویو آف ریلیجنز اردو - قادیان دارالامان - ۵ ر دسمبر ۱۹۳۱ء رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

ٹی اے
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن
لمیٹڈ

منعقدہ
اسٹار
ٹریڈ مارک
SKB
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دافع خرابی خون

(REGD) ڈابرایوڈ ایزڈ سالسہ

خون صاف کرنیکی مشہور دوا

یہ معمولی سالسوں سے کہیں زیادہ مفید ہے۔ خون کی کمی۔ و خرابی گرمی (آتشک) گٹھیا و پارہ آمیز دوائیوں سے اگر خون خراب ہوا ہووے تو اس آزمودہ سالسے کا استعمال کریں ۰
قیمت فی شیشی ۲؁ دو روپیہ چار آنہ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

(REGD) کیش راج

یہ دماغ اور بالوں کی مفید گی اخزاؤں سے تیار کیا گیا ہے۔ "کیش راج" کے استعمال سے بالوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو ملائم اور نازک اور پائدار ہے۔ اسکی تعریف سری متی سروجنی نائیڈو اور متوفہ پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ ملک کے لیڈروں نے کی ہے ؛
قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍
نمونہ کی شیشی تین آنہ جو ایجنٹ سے مل سکتی ہے۔

نوٹ:۔ ہماری دوائیں سب جگہ دواخانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے اس کی کفایت کے واسطے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ قادیان (گوجرانوالہ) میں ایجنٹ کی ضرورت ہے ؛

(محمد یامین عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)